روحِ قرآن

— ترتیب و تدوین —

سید اسعد گیلانی

مجلسِ خدمتِ اسلام

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی انقلاب کی کتاب ہدایت صرف قرآن مجید ہے

نام کتاب : روح قرآن

بیان مضامین قرآن : محمد احمد صفی (کراچی والے)

ترتیب و تدوین : سید اسعد گیلانی

پرنٹرز : ربانی پرنٹنگ پریس
مالک صوفی غلام مصطفیٰ
اردو بازار - لاہور

230

اشاعت اول : ۳۰۰۰

دوم : ۱۰,۰۰۰

سوم : ۵,۰۰۰

چہارم : ۲,۰۰۰
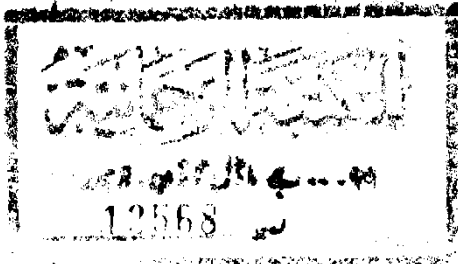
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١﴾
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ﴿٣﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ﴿٤﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٦﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

ترجمہ: تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ جو معتوب نہیں ہوئے۔ جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

قرآن مجید اس پوری انسانی دنیا کا رہنما ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اس حقیقت سے بے خبر ہے اس لیے گم کردہ راہ ہو کر وہ تباہی و بربادی کا شکار ہو رہا ہے۔ اس بات کا علم صرف مسلمانوں کو ہے لیکن انھوں نے بحیثیتِ مجموعی اپنے علم کے خلاف طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے اس لیے وہ خود بھی گم کردہ راہ ہیں اور دنیا کو بھی گمراہی میں چھوڑ دینے کا دوہرا وبال وہ غلامی، پستی اور ذلّت کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ اس ذلت سے نجات کی کوئی صورت اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ خدا کی اس کتاب کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کا رویّہ اختیار کریں۔ جب تک وہ اس کتاب سے منحرف ہیں، ساری دُنیا ان سے منحرف رہے گی اور اس انحراف کی سنگین سزا وہ بھگتتے رہیں گے۔

قرآن عربی میں ہے اس لیے مسلمانوں کی بڑی تعداد اس کے مضامین کی حقیقت سے بے خبر ہے۔ ہمارے محترم دوست مولانا محمد احمد یوسفی نے اسکے مضامین کا خلاصہ روزنامہ "جسارت" کراچی میں پیش کیا تھا۔ انہوں نے تراویح میں جس مقدار میں قرآن روز پڑھا جاتا ہے اسی نسبت سے اس کی اقساط بنا کر اسکے عمومی مضامین کو بیان کیا ہم نے انہی اقساط کو نظرِ ثانی اور ترتیب نو دے کر اس کتابچہ کی صورت میں مرتب کر دیا ہے تاکہ تحریکِ اسلامی کے رفقاء بیک نظر اس سے استفادہ کر سکیں۔ یہ ان کیلئے ہدیۂ رمضان المبارک اور ہدیۂ عید المبارک بھی ہے اور قرآنی مضامین کا عمدہ خلاصہ بھی۔ ایک گہری نظر کا مطالعہ انہیں قرآن کے مضامین کے حدود اربعہ سے واقف کر دے گا۔ قرآن مسائل بیان کرنے میں اصولی رنگ اختیار کرتا ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کے مضامینِ توحید و رسالت و آخرت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے اس لیے کہ انہیں مضامین کے ذریعے انسان کی زندگی کی سمتِ سفر متعین ہوتی ہے۔

ہم اللہ کے شکر کے ساتھ یہ بے نظیر ہدیۂ مضامینِ قرآن حاملینِ قرآن کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سید اسعد گیلانی
صدر مجلسِ خدمتِ اسلامی، لاہور

(۱)

سورۃ[1] فاتحہ کو عوام الحمد شریف بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت اگرچہ سب سے پہلے نازل نہیں ہوئی لیکن قرآن مجید کی کتابی صورت میں یہ سب سے پہلی سورت ہے۔ سورۃ فاتحہ ایک دُعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُن انسانوں کو سکھائی ہے جو اس کتاب کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ یعنی سورۃ فاتحہ بندے کی جانب سے اللہ کے حضور میں ایک دُعا ہے اور بقیہ قرآن اس دُعا کا جواب ہے۔ خدا کی جانب سے بندہ دُعا کرتا ہے کہ اے میرے رب میری رہنمائی فرما اور اللہ تعالیٰ دُعا کے جواب میں یہ پوری کتاب اس کو عطا فرما دیتا ہے کہ لے یہ ہے وہ ہدایت جس کی تُو نے درخواست کی ہے۔

اس کے بعد سورۃ بقرہ شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن مجید اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ ہدایت ان لوگوں کے کام نہیں آتی جن میں ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ وہ گونگوں اور بہروں کی طرح محروم رہتے ہیں۔ اس سورۃ میں غیب پر ایمان لانے اور نماز قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور ایمان کی شرط یہ بتائی گئی ہے کہ قرآن اور دیگر الہامی کتابوں پر ایمان لایا جائے اور آخرت پر یقین رکھا جائے نیز اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ منافقت سے منع فرمایا گیا ہے۔ دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ آدمؑ کے امتحان کا ذکر

---

[1] سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی ۱۷۶ آیات کے مضامین کا بیان۔

فرمایا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا جبکہ ابلیس نے انکار کیا اور وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ ابلیس کے بہکانے سے آدمؑ و حوّا نے اللہ کی نافرمانی کی اور وہ زمین پر اتار دیے گئے۔ پھر انہوں نے توبہ کی جو قبول فرمائی گئی۔

اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہے کہ وہ کوہِ طور پر گئے تو اُن کی عدم موجودگی میں ان کی قوم نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا۔ پھر بھی اللہ نے انہیں معاف فرمادیا اور ان کو من و سلویٰ کی غذا عطا فرمائی اور ان کے بارہ قبیلوں کے لیے بارہ چشمے پانی کے معجزانہ طور پر عطا کیے۔ لیکن حضرت موسیٰؑ کی قوم یہود نہایت ناشکرے، کج بحث اور منافق ثابت ہوئے اور نتیجۃً عذاب میں گرفتار ہوئے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی عظمت کا ذکر ہے۔ وہ اپنے رب کی ہر آزمائش میں کامیاب ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر کرائی۔ اس مبارک موقع پر حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا کی کہ ان کی قوم سے ایک ایسا نبی پیدا ہو جو ساری دُنیا کو ہدایت کرے۔ یہ بشارت ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھی۔

اس کے بعد قبلے کی تبدیلی کا ذکر ہے۔ بجائے بیت المقدس کے خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ملا۔ پھر نماز، زکوٰۃ، حج اور قربانی کے احکامات نازل ہوئے۔ مُردار، خون اور سُور کا گوشت حرام قرار دیا گیا اور وہ سب چیزیں حرام ہوئیں جو غیر اللہ کے نام پر نذر کی گئی ہوں۔

(۲)

سورۂ بقرہ[1] میں بڑی حد تک پوری اسلامی دعوت، حقوق اللہ، حقوق العباد، نظامِ زندگی اور معاشرت کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ نماز، روزہ اور حج کے احکامات بھی موجود ہیں اور زکوٰۃ، صدقات باہمی امداد، مشاورت، شادی، طلاق، عدّت، وصیّت، لین دین اور قرض وغیرہ کے متعلق بھی تعلیم

---

[1] دوسرے پارے کے ربع سے تیسرے پارے کے نصف تک۔

دی گئی ہے۔ سُود خوری، شراب خوری اور حرام و حلال کی بابت بھی تعلیم دی گئی ہے۔ امر و نہی، جائز و ناجائز باتوں کی تعلیم کا بھی بہت زیادہ حصّہ اس سورۃ میں موجود ہے جسے اسلامی ضابطۂ حیات کہتے ہیں۔

قرآن کے اس حصّے میں ایمان کی شرط یہ بتائی گئی ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر، اللہ کے رسولؐ پر، روزِ آخرت پر، فرشتوں پر، سب پیغمبروں پر اور اُن سب کتابوں پر جو مختلف زمانوں میں مختلف پیغمبروں پر نازل کی گئی تھیں۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ اپنے مال میں سے والدین، رشتہ دار، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور غلاموں کی مدد کرنے میں خرچ کرو۔ قتل کے بارے میں خون کے بدلے خون اور اگر مقتول کے وارث راضی ہوں تو خون بہا یعنی معاوضہ کا حکم دیا گیا ہے۔ روزے فرض کیے گئے اور معذوروں کے لیے رعایتیں رکھی گئی ہیں۔ جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور شراب اور جوئے کی ممانعت کی گئی ہے۔ مشرک اور مسلم مرد اور عورت کا نکاح ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ حیض کی ناپاکی بتائی گئی ہے۔ طلاق کے جواز اور عدّت پوری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بچوں کو دو سال تک اپنا یا غیر عورت کا دُودھ پلانے کی اجازت دی گئی ہے۔ سُود کے لین دین کو قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس سورہ شریف میں پیغمبروں کے دل کے اطمینان کے لیے مُردوں اور مُردہ جانوروں کو زندہ کر کے دکھائے جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ پھر آخر میں اللہ نے اپنے بندوں کو دُعا کرنے کے الفاظ اور طریقے سکھائے۔ اسی سورۃ میں کئی مرتبہ آیاتِ قرآنی پر غور کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے[1]۔

سورۃ آلِ عمران کی پہلی اٹھارہ ۱۸ آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ عبادت کے لائق صرف خدا کی ذاتِ پاک ہے اور یہ کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور اعمال کی جزا و سزا ضرور ملے گی۔ قرآن مجید

---

[1] اس لیے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا مفصّل ترجمہ بھی ضرور پڑھایا سُنا جائے تاکہ قرآن کی تعلیم کا مقصد بھی پُورا ہو۔

اس لیے نازل کیا گیا ہے کہ حق و باطل کو الگ الگ کر دے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جنگِ بدر میں اللہ نے جس طرح مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اس میں سمجھ داروں کے لیے اللہ کی بڑی نشانیاں ہیں اور غور کرنے والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔ اور یہ ارشاد ہوا کہ اہلِ ایمان مشکلات میں صبر کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور رات کے پچھلے حصے میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

۳

اس سورۃ[1] میں جنگِ بدر اور جنگِ اُحد دونوں کا ذکر ہے۔ جنگِ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ تھی، جن کے پاس ہتھیار تک نہ تھے جب کہ کفار کی تعداد ہزاروں میں تھی اور وہ پوری طرح مسلح تھے۔ مسلمانوں کی مدد اللہ نے فرشتوں سے فرمائی اور فتح نصیب ہوئی۔ یہ جنگ بہت سی آنے والی جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ چنانچہ جنگِ بدر کے نتیجے میں مکہ کے مشرکین نے بڑے لشکر کے ساتھ مدینے پر چڑھائی کی اور اُحد کے میدان میں مسلمانوں سے جنگ کی۔ اس جنگ میں فتح ہوتے ہوتے مسلمانوں کو شکست ہوگئی کیونکہ فوج کے ایک حصے نے حضورؐ کی ہدایت اور حکم کے خلاف عمل کرتے ہوئے مالِ غنیمت لوٹنا شروع کر دیا تھا۔ مسلمانوں کی اس کمزوری کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی یہاں تک کہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر بھی زخم آئے۔ منافقوں نے بھی مسلمانوں سے فریب کیا اور فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی۔ اللہ نے مسلمانوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ کج فہم لوگ قرآن سے من مانے مطالب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ عتابِ الٰہی میں مبتلا ہوں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ غیر مذہب والوں کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔

---

[1] تیسرے پارے کے نصف سے چوتھے پارے کے ثلث تک۔

پھر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ بی بی مریم کا ذکر ہے دورانِ حمل میں اللہ تعالیٰ ان کو بے موسم کے پھل عنایت فرماتا تھا۔ حضرت زکریاؑ نے اس حالت کا مشاہدہ کیا کیونکہ بی بی مریم ان کی کفالت میں پرورش پاتی تھیں۔ حضرت عیسیٰؑ بی بی مریمؑ کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے جس کی تصدیق خود حضرت عیسیٰؑ نے اپنے گہوارے میں بات کر کے کی تھی۔ پھر ان کے مزید معجزات کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور ان کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا بھی ذکر ہے، لیکن عیسائی اپنے اس عقیدے پر بضد تھے کہ ان کو سُولی دی گئی تھی۔ یہودیوں کی طرح عیسائی بھی اسلام کی دعوت کے سخت مخالف تھے؛ چنانچہ حضورؐ اور عیسائیوں کے درمیان مباہلہ یعنی ایک قسم کی شرط قرار پائی کہ دونوں فریق اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیں اور جو جھوٹا ہو اُس پر خدا کی لعنت ہو۔ لیکن عیسائی اس قول و قرار پر قائم نہیں رہے اور مباہلے میں شرکت نہیں کی۔ اللہ جھوٹی قسم کھانے کی سخت ممانعت فرماتا ہے۔ اللہ نے مال و دولت کو بندے کے لیے آزمائش قرار دیا ہے اور بخل سے منع فرمایا ہے۔ مال اور اولاد نجات کا ذریعہ نہیں ہیں۔ نجات تقویٰ اور پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے۔ مومن قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور عاجزی سے اللہ کے حضور دُعائیں مانگتا ہے۔ وہ قرآن کی آیتوں کا معاوضہ نہیں لیتا۔ مومن کے نیک اعمال کا صلہ اس کے رب کے پاس ہے۔ تاکید فرمائی گئی ہے کہ ایمان والو! جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو میدان میں ثابت قدم رہو اور اپنے مورچوں پر ڈٹے رہو۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نرم خُو اور خوش اخلاق ہونے کی صفت بیان فرمائی ہے اور حضورؐ کی اس صفت کو اسلام کی دعوت کی کامیابی کا سبب بتایا ہے۔

۴

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تک افواہوں کی تحقیقات کر کے حقیقت نہ معلوم کر لی جائے اس وقت تک ان کی اشاعت کو روکا جائے کیونکہ منافقین غلط افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ تم اپنے کردار اور اخلاق سطح کو بلند رکھو تاکہ کفّار کے مقابلے میں تم کو باوجود اپنی قلیل تعداد کے کامیابی حاصل ہو۔ چنانچہ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے مذہبی تعصبات اور مذموم اخلاق و اعمال پر بھی تنقید کی گئی ہے اور ان کو دینِ حق کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اس لیے معاشرے کو مت بگاڑو۔ حکم ہوا کہ یتیموں کا مال ان کو واپس کر دو اور ان کے اچھے مال سے اپنا بُرا مال مت بدلو۔

اس سورۃ میں تیمّم کی اجازت بھی دی گئی ہے اور نماز قصر کرنے نیز نمازِ خوف ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ پھر ازواج کی تعداد مقرر فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اگر تم بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو تو پھر ایک بیوی پر ہی اکتفا کرو اور بیویوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔ ترکے میں مرد اور عورت کے حصّے مقرر فرمائے اور قرض کی ادائیگی کو مقدم ٹھہرایا۔ بدکار عورت پر چار شہادتوں کو لازمی قرار دیا اور جرم ثابت ہونے پر گھر میں قید رکھنے کا حکم ہوا۔ بدکار مرد کے لیے سخت سزا کا حکم ہوا۔ البتّہ توبہ کی تاکید فرمائی۔ ہاں آخری وقت کی توبہ قابلِ قبول نہیں۔ اس کے بعد اُن رشتوں کی تفصیل ہے جہاں نکاح ناجائز ہے۔ مثلاً سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے۔ مقررہ مہر کی رقم میں زوجین کی رضامندی سے شادی کے بعد کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ متعہ محض شہوت رانی ہے اس لیے حرام ہے۔

لہ چوتھے پارے کے ثلث سے لے کر پانچویں پارے کے اختتام تک۔

تجارت میں باہمی رضامندی سے مناسب منافع جائز ہے لیکن ظلم اور ہیرا پھیری ناجائز ہے جس کی سزا جہنم ہے۔ بڑے گناہوں سے بچنے کی کوشش سے چھوٹے گناہ بشرطِ توبہ معاف ہو جاتے ہیں۔ عورتیں اگر نافرمان اور قابو سے باہر ہوں تو اُن کو سزا دی جا سکتی ہے لیکن سزا دینے کا بہانہ تلاش کرنا سخت گناہ ہے۔ زوجین میں اگر ناراضگی ہو جائے اور باہم فیصلہ نہ ہو سکے تو ثالث مقرر کیا جا سکتا ہے۔ بخیل اور ناشکرے لوگوں کے لیے ذلّت کا عذاب ہے۔ نشے اور ناپاکی کی حالت میں نماز ناجائز ہے۔ پانی میسّر نہ ہونے کی صورت میں غسلِ ناپاکی کے لیے اور وضو کے واسطے بھی تیمم جائز ہے۔ مسلمانوں کو امانتیں واپس کرنے، انصاف کرنے اور خیانت نہ کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور شہادت کا رتبہ بہت بلند و اعلیٰ رکھا گیا ہے۔ مسلمانوں کے لیے موت سے ڈرنا بزدلی ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گواہی سیدھے الفاظ میں دینا چاہیے، پیچ دار گواہی ناجائز ہے یہاں تک کہ اگر سچّی گواہی کا مضر اثر تمہاری اپنی ذات پر یا اپنے رشتہ داروں کی ذات پر بھی پڑتا ہو تو، تب بھی گواہی سچّی دینی چاہیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مشرک کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا گو اور لغزشیں اس کی رحمت سے معاف فرمائی جا سکتی ہیں، شرک کی معافی ہرگز نہیں ہے۔

سورۂ مائدہ[1] میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ شریعت کی پابندیوں کا پورا پورا احترام کرو۔ حج کے لیے احرام باندھ لینے کے بعد حلال جانور بھی شکار کرنا حرام ہے۔ مُردار جانور، خون، سُور کا گوشت، غیر اللہ کا ذبیحہ، جھٹکا، گلا گھونٹ کر یا چوٹ کھا کر مرنے والا جانور یا دوسرے جانور کا شکار کیا ہوا مُردہ جانور حرام ہیں بجُز اس کے جو مرنے سے پہلے اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا

---

[1] چھٹے پارے کے شروع سے ساتویں پارے کے ربع تک کا بیان۔

ارشاد ہے کہ فال اور پانسوں سے اپنی قسمت کا حال مت معلوم کیا کرو کیونکہ یہ فعل فاسقوں جیسے ہیں۔ فائدہ اور نقصان سب اللہ کی طرف سے ہے۔ تم اپنے دین پر ایمان رکھو جس کو اب اللہ نے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ لہٰذا شرعی پابندیوں کا احترام کرو، اور حرام وحلال میں تمیز کرو۔ ارشاد ہوا کہ ہم تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتے لیکن یہ ضرور چاہتے ہیں کہ تم پرہیزگار اور شکرگزار رہو۔ سورۃ مائدہ میں مسلمانوں کی مذہبی، تمدنی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کے متعلق مزید احکام نازل ہوئے۔ سفرِ حج کے آداب، دین کے اصولوں کا احترام، حرام و حلال کی حدود، اہلِ کتاب سے نکاح اور تعلقات، وضو، غسل اور تیمم کے قاعدے، بغاوت، فساد اور چوری کی سزائیں، شراب اور جوئے کی ممانعت، قسم توڑنے کا کفارہ اور قانونِ شہادت کے متعلق تفصیلی احکامات نازل ہوئے۔ چوری کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت، اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ کیونکہ یہ آپس میں سازش کے تحت دوستی کیے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدۂ تثلیث کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتا ہے کہ کافروں کے کفر سے غمزدہ نہ ہوں۔ کافروں کے دل میں قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض ڈال دیا گیا ہے۔ ظالم بے مددگار رہے گا اور مشرک پر بہشت حرام ہے۔ البتہ ——— وہ لوگ جو نیک اعمال والے ہوں گے اور خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھنے والے ہوں گے، نجات پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہیں انھیں حرام مت کرو۔ اگر تم اپنی مرضی سے کسی حلال چیز کو اپنے لیے حرام کرو گے تو اللہ کے قانون کے بجائے اپنے نفس کی پیروی کرو گے۔ مثلاً عیسائی راہبوں کی طرح ترکِ دنیا کرنا اور حلال لذت کو اپنے اوپر حرام کر لینا غلط اور ناجائز طریقہ ہے۔

اے مسلمانو! تم جان بوجھ کر جو قسمیں کھاتے ہو اور پھر ان قسموں پر قائم رہنے کے بجائے

ان کو توڑ دیتے ہو، تو ان پر ضرور تم سے باز پرس کی جائے گی۔ ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو، ورنہ تین دن کے روزے رکھو۔ اے مسلمانو! شراب، جؤا، آستانے، فال اور پانسے، یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے ان کی اُمت کے بارے میں سوال کرے گا تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ علم نہیں کہ جس کا تُو نے ہمیں حکم دیا تھا، باقی سب پوشیدہ حقیقتوں کا جاننے والا صرف تُو ہے۔

مومنو! تم احرام کی حالت میں شکار نہ کرنا۔ اگر تم دانستہ ایسا کرو گے تو اس کا کفارہ تم کو دینا ہوگا۔ اس کے بدلے میں قربانی دو یا مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا اس کے برابر روزے رکھو تاکہ تم اپنے کیے کا بدلہ پاؤ۔

۶

اللہ تعالیٰ[1] عیسیٰؑ سے فرمائیں گے کہ میں نے تم کو کس طرح پیدا کیا اور پھر کیسے کیسے معجزے تم کو عطا کیے اور کیسی کیسی نعمتیں تم کو اور تمہاری والدہ کو دیں اور کس کس طرح تمہاری قوم کو نوازا۔ تو اب تم جواب دو کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا وہ تم کو اور تمہاری ماں کو خدا بنا لیں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہرگز نہیں۔ آپ دلوں کا حال جاننے والے ہیں۔ میں نے تو آپ کے حکم کے مطابق صرف آپ کی بندگی کی ہدایت کی تھی۔ باوجود ہدایت کے اگر لوگوں نے کفر کیا تو اے اللہ آپ انہیں سزا دیں یا معاف فرما دیں، آپ غالب و دانا ہیں۔

اس کے بعد سورۃ الانعام شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کفار کا تو وطیرہ ہی یہ ہے کہ وہ پیغمبروں کا مذاق اڑاتے ہیں اور انہیں جادوگر بتاتے ہیں۔ لیکن اللہ کا دین ان پر

---

[1] ساتویں پارے کے ربع سے آٹھویں پارے کے نصف تک۔

غالب ہو کر رہے گا۔ جھٹلانے والوں کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ اللہ اور بناوٹی خداؤں میں فرق یہ ہے کہ اللہ رزق دیتا ہے، لیتا نہیں ہے۔ جب کہ غیر اللہ اپنے پجاریوں کو رزق دینے کے بجائے اُلٹا ان سے رزق لینے کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ کافروں کی رُوگردانی پر پریشان نہ ہوں بلکہ صبر کریں۔ اللہ کی مدد ضرور آپ کو پہنچے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ کسی کے اعمال کی جوابدہی دوسرے پر نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہے۔ کافروں کو اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔ اللہ جس دن حشر برپا فرمائے گا اس روز بادشاہی صرف اس کی ہوگی۔ وہ دانا اور باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کا واقعہ سُنا کر ارشاد فرماتا ہے کہ اے اہلِ قریش، جس طرح آج تم اپنے پیغمبر کو جھٹلا رہے ہو، اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کی قوم بھی ان کی منکر ہوئی تھی۔ اے لوگو! اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑے اور اس کی آیات کے مقابلے میں سرکشی کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ یقیناً آنے والی ہے۔ ظالم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ ایمان لانے والوں سے کہہ دو کہ اگر منکرین اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں تو ان کو دشنام نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جواباً اللہ سے گستاخی کرنے لگیں۔
اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! کہدو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھایا ہے۔
میری نماز، میری عبادت، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔
اس سورۃ میں مندرجہ ذیل احکام الٰہی نازل ہوئے ہیں:

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

۲۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

۳۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ رزق دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

۴۔ بے حیائی (بے شرمی) کی باتوں کے قریب بھی نہ پھٹکو۔

۵۔ کسی جان کو ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

۶۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر بہترین طریقے پر جس میں یتیم کی بھلائی ہو۔

۷۔ ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔

۸۔ بات انصاف کی کہو خواہ معاملہ رشتہ داری ہی کا کیوں نہ ہو۔

۹۔ قول و قرار پورا کرو خواہ اللہ سے ہو یا اس کے بندوں سے۔

بیشک سزا دینے میں اللہ بہت تیز ہے اور بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔

(۷)

سورۃ[1] اعراف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کے پیچھے نہ لگو، قرآن کی پیروی کرو۔ قیامت میں ان لوگوں سے باز پرس ضرور ہوگی، جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھا جائے گا کہ انہوں نے اپنا فرض کہاں تک انجام دیا اور انہیں لوگوں کی طرف سے کیا جواب ملا۔ لوگوں کو قیامت میں میزان کے مرحلے سے ضرور گزرنا ہوگا۔ اے لوگو! تمھیں زمین میں سب اختیارات دے کر بسایا۔ تمھاری پیدائش کے وقت تم کو فرشتوں سے سجدہ کرا کے عزت بخشی اور تم کو نعمتوں سے مالا مال کیا۔ مگر تم لوگ کم ہی شکرگزار ہوتے ہو، اے بنی آدم، اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ نے حرام کر دیے ہیں بے شرمی کے کام، خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے ہوں۔ اور حرام ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور حرام ہے اللہ کا نام لے کر کوئی ایسی بات کہنا جس کے متعلق تمھیں علم نہ ہو کہ وہ بات اللہ نے فرمائی بھی ہے یا نہیں۔ اللہ سے سرکشی کرنے والوں کا جنت میں داخلہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا، لیکن نیک اعمال لوگوں کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ اے لوگو!

---

[1] آٹھویں پارے کے نصف سے نویں پارے کے ثلث تک۔

تم اللہ کو پکارو خوف اور اُمید کے ساتھ، یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے متعدد پیغمبروں اور ان کی اُمتوں کے حالات اور واقعات کا ذکر فرمایا ہے اور ان لوگوں کی سرکشی اور بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر اللہ کی طرف سے جو مختلف عذاب نازل ہوئے تھے اُن کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے تاکہ لوگ نصیحت اور عبرت حاصل کریں اور دعوتِ رسالت کو قبول کرکے ہدایت پائیں۔ یہ عبرت آموز واقعات سُنانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے نبیؐ، لوگوں کو یاد دلاؤ کہ ہم نے روزِ ازل تمام انسانی رُوحوں کو جمع کرکے ان سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے ایک ہی جواب دیا تھا کہ بیشک تُو ہی ہمارا رب ہے۔ ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ کیا لوگ اب اُس اعلان کو بھول گئے جو شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نفس پرستی کی وجہ سے لوگوں کی حالت اُس کُتے جیسی ہو جاتی ہے جس کی زبان حرص اور لالچ کی وجہ سے باہر کو لٹکی رہتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، کیونکہ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ سُنتے نہیں، آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح، بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اگر منکرین آپؐ کو جادوگر اور مجنوں کہیں تو آپ اس کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ آپؐ تو یہ فرما دیں کہ مَیں تو ایک خبردار کرنے اور خوشخبری سُنانے والا ہوں اُن لوگوں کو جو میری بات مانیں۔

آخر میں حضورؐ کو تبلیغ کی یہ حکمت خصوصیت کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ مخالفین کی زیادتیوں کا مقابلہ صبر اور ضبط سے کریں تاکہ اشتعال کی وجہ سے کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جائے جس سے تبلیغ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ آپؐ نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے نہ اُلجھیں۔ اے نبیؐ، تم اپنے رب کو صبح شام یاد کرو، رو رو کر اور خوف کے ساتھ، دل ہی دل میں بھی اور بآوازِ بھی۔

سورۂ انفال میں مالِ غنیمت کے سلسلے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال میں رکھا جائے۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حصہ ہے تاکہ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے کام آئے۔ باقی چار حصے پوری فوج میں تقسیم کر دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے سرتابی نہ کرو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو۔ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہاد کی تلقین فرماتا ہے کہ اے ایمان والو، کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ ہاں اگر وہ فتنے سے باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جو حق کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ اے نبیؐ مومنوں کو جہاد کی تلقین کرو۔ اگر تمہارا عزم پختہ ہے اور تم صابر بھی ہو تو تم بفضلہٖ تعالیٰ اپنے سے دس گنا زیادہ تعداد والے دشمن پر بھی غالب رہو گے۔ جنگی قیدیوں کو محض فدیہ حاصل کرنے کی خاطر قید رکھنا مناسب نہیں۔ وقت اور موقع کا تقاضا اگر ان کی ہلاکت ہی ہے تو دشمن کو کچل دینا ہی بہتر ہے۔

اس کے بعد مہاجر اور انصار کے بارے میں ارشادِ ربی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا اور دوسری طرف جنہوں نے انہیں پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے بخششیں اور بہترین رزق ہے۔ مہاجر اور انصار بھائی بھائی ہیں لیکن ایک دوسرے کے وارث نہیں ہیں۔

ؔ نویں پارے کے ثلث سے دسویں پارے کے آخر تک کا بیان۔

اس کے بعد سورۂ توبہ شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ کو شروع کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتے کیونکہ حضورؐ کا یہی طریقہ تھا۔ اس سورۃ میں پہلے صلح حدیبیہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کفارِ قریش نے حسد کی بنا پر حدیبیہ کے صلح نامے کو توڑ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان مشرکین کی ذمہ داری ختم ہو گئی جنہوں نے معاہدے توڑ ڈالے۔ حجِ اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بری الذمہ ہیں۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ مشرکین اللہ کی مسجدوں کے مجاور اور خادم نہیں بن سکتے۔ لہٰذا مشرکین کا حرم شریف میں داخلہ بند کر دیا گیا اور بیت اللہ کا برہنہ طواف ممنوع قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی حالتِ کفر میں ہوں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ اللہ تعالےٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ جہاد کے سلسلے میں لوگوں کے عذرِ لنگ قبول نہ کیجیے۔ یہ جھوٹے ہیں اور بہانے تراشتے ہیں۔ اے نبیؐ، فاسق اور منافق کی قسموں کا اعتبار نہ کیجیے۔ یہ ہرگز آپؐ میں سے نہیں ہیں۔ انہیں جب موقع ملے گا آپؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ ان کی نمازِ جنازہ تک ممنوع فرما دی گئی۔ اس سورۃ میں زکوٰۃ کے مَصرف متعین فرما دیے گئے ہیں۔

یہ آٹھ مصارف جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) غریبوں کے لیے (۲) محتاجوں کے لیے۔

(۳) نظامِ زکوٰۃ کے کارکنوں کے لیے (۴) تالیفِ قلوب کے لیے۔

(۵) غلاموں کی آزادی کے لیے (۶) قرض داروں کی مدد کے لیے۔

(۷) خدا کی راہ میں (۸) مسافروں کی مدد کے لیے۔

۹

اللہ تعالیٰ[1] ارشاد فرماتا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ زکوٰۃ کو اپنے اُوپر بوجھ سمجھتے ہیں اور حضورؐ کے حق میں زمانے کی گردشوں کا انتظار کر رہے ہیں کہ موقع ملتے ہی منحرف ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کا چکر خود انہیں پر مسلط ہے۔ اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔

وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ اسلام قبول کی اور وہ نیک لوگ جو ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور ان کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ اس کے بعد مسجد ضرار کا ذکر ہے جسے منافقین نے مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کے لیے تعمیر کیا تھا، اللہ نے اس کی مذمت فرمائی اور وہ مسمار کر دی گئی۔ اس کے بعد ان تین صحابہ کا ذکر ہے جنہوں نے دانستہ جہاد میں شرکت نہیں کی تھی۔ ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا گیا تھا۔ پچاس دن کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما کر معاف کر دیا۔ اس کے بعد سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن حکمت و دانش کی کتاب ہے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ ہم نے تم ہی میں سے ایک آدمی کو تمہاری ہدایت کے لیے پیغمبر بنا کر تمہارے درمیان بھیجا ہے جو ان کی ہدایت قبول کرے گا، فلاح پائے گا۔ منکرین کے حق میں کوئی شفاعت کام نہیں دے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے عذاب سے ڈرایا ہے اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دی ہے۔ ناشکرے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو پھر ہر وقت اللہ کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں مگر جب اللہ ان کی مصیبت کو دُور کر دیتا ہے اور ان پر اپنا فضل فرما دیتا ہے تو پھر یہی لوگ ایسے ناشکرے ہو جاتے ہیں گویا ان پر کوئی بُرا وقت پڑا ہی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن کوئی ایسی کتاب

---

[1] گیارہویں پارے سے شروع ہو کر بارہویں پارے کے ربع تک۔

نہیں جو بغیر اللہ کی وحی کے کسی نے تصنیف کر لی ہو اور اگر اے لوگو! تم کو ایسا شک ہے تو اس جیسی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ اور اپنی مدد کے لیے جسے جی چاہو بلا لو، یقیناً تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اے نبیؐ، آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے حق آچکا ہے۔ اب جو سیدھی راہ اختیار کرے گا اس کی راست روی اس کے لیے فلاح کا باعث ہوگی اور جو گمراہ رہیں گے ان کے لیے ان کی گمراہی تباہی کا سبب بنے گی۔ صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور اللہ ہی بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ ہودؑ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن مجید ایک حکم اور ایک نظام ہے اور اس کا نازل کرنے والا دانا اور باخبر ہے۔ کسی غیر اللہ کی بندگی نہ کرو۔ بندگی کے لائق صرف اللہ کی ذاتِ واحد ہے۔ اور اللہ کا نبیؐ اللہ کی طرف سے خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہے۔ منکرو! تم اپنے کیے کی معافی چاہو اور اللہ کی طرف لوٹ آؤ، ورنہ تم کو ایک ہولناک عذاب کی تنبیہ کی جاتی ہے۔ زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ لوگ بہت ناشکرے ہیں۔ پریشانی اور مایوسی کی حالت میں اللہ پر الزام لگاتے ہیں اور جب اللہ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو اترانے لگتے ہیں اور مغرور ہو جاتے ہیں۔

اس سورۃ میں بھی اللہ تعالیٰ نے منکرین کو چیلنج کیا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ قرآن پیغمبر کی خود ساختہ کتاب ہے تو تم بھی اس جیسی سورتیں تصنیف کر کے لے آؤ اور اپنے مددگاروں کو بھی ساتھ میں لے لینا۔ یقیناً تم ایسا نہیں کر سکو گے۔

۱۰

اللہ تعالیٰ[۱] نے لوگوں کی عبرت کے لیے حضرت ہُودؑ علیہ السلام اور کئی دیگر پیغمبروں اور ان کی نافرمان اُمتوں پر عذاب کے واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو واقعی اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔ اے نبیؐ، ہم جو تم کو پیغمبروں کے واقعات سناتے ہیں تو اس طرح ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں، تم کو اس طرح حقیقت سے آگاہی ملتی ہے اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بصیرت نصیب ہوتی ہے۔

اس کے بعد سورۂ یوسف شروع ہوتی ہے۔ حضورؐ حضرت یوسفؑ کے واقعہ سے واقف نہ تھے۔ یہودیوں نے بحیثیت نبیؐ آپؐ کا امتحان لینے کے لیے آپؐ سے اس قصّے کے بارے میں سوال کیا اور یہ گمان کیا کہ حضورؐ ناواقفیت کی وجہ سے جواب نہیں دے سکیں گے۔ لیکن اللہ نے بذریعہ وحی یہ قصّہ حضورؐ کی زبان مبارک پر جاری فرما دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے سگے اور سوتیلے سب گیارہ بھائی تھے اور چاند سورج سے ان کے ماں باپ مراد ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوبؑ نے یہ خواب سُن کر ان کو ہدایت کی کہ وہ اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنائیں ورنہ وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ سوتیلے بھائی پہلے ہی سے حسد رکھتے تھے۔ آخر ایک دن ان کو ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا اور بات بنا دی کہ بھیڑیا کھا گیا۔ قافلے والوں نے کنوئیں سے نکال کر مصر کی حکومت کے ایک اعلیٰ افسر کے ہاتھ ان کو بحیثیت غلام فروخت کر دیا۔ اس افسر

---

[۱] بارھویں پارے کے ربع سے تیرھویں پارے کے نصف تک کا بیان۔

کی بیوی زلیخا ان پر عاشق ہوگئی اور بدکاری پر مائل ہوئی۔ حضرت یوسفؑ کے انکار پر ان کو قید میں ڈال دیا گیا۔ وہاں قید میں انہیں دو قیدی اور ملے جن کے خوابوں کی حضرت یوسفؑ نے صحیح تعبیر بتائی۔ ان میں سے ایک قیدی کے ذریعے سے بادشاہ تک حضرت یوسفؑ کی اس قابلیت کی اطلاع پہنچ گئی۔ بادشاہ کو بھی اپنے خواب کی تعبیر درکار تھی۔ حضرت یوسفؑ نے اس کی بھی مشکل حل کر دی۔ پھر کیا تھا بادشاہ ان کا گرویدہ ہوگیا اور ان کو اپنا وزیرِ خاص بنالیا۔ علاوہ مصر پر حکومت کر رہے تھے۔ خدا کی مشیت کہ مصر اور اس کے آس پاس کے ملکوں میں قحط پڑ گیا۔ لیکن مصر میں غلہ جمع کیا ہوا موجود تھا۔ لوگ مصر سے غلہ لینے آتے تھے۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ کے بھائی بھی غلہ لینے آئے۔ حضرت یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا۔ ان میں حضرت یوسفؑ کے ایک سگے بھائی بن یمین بھی تھے۔ انہیں روک لیا گیا اور باقی بھائی غلہ لے کر واپس چلے گئے۔ بالآخر حضرت یعقوبؑ مع اہل وعیال مصر میں آکر حضرت یوسفؑ سے ملے اور سب نے ان کو سجدہ کیا۔ اس طرح حضرت یوسفؑ کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ انبیاء کے ان واقعات میں سمجھ دار لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور قرآن جس میں یہ واقعات درج ہیں، مومنوں کے لیے باعثِ ہدایت و رحمت ہے۔ اس کے بعد سورۂ رعد شروع ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لوگوں کی سرکشی کے باوجود اللہ ان سے درگزر فرماتا ہے حالانکہ وہ سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ اسے بندوں کے اعمال کی پوری خبر ہے۔ وہ ایک ایک حاملہ کے پیٹ سے بھی واقف ہے کہ اس میں کیا بنتا ہے اور کیا کمی بیشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اصولِ قدرت سے آگاہ فرماتا ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت میں تبدیلی لانے کی صلاحیت و سعی کے اہل نہیں ہوتے۔ اے لوگو! بُرائی کو بھلائی سے دفع کرو۔ آخرت کی نعمتیں تمہارے لیے ہیں۔

۱۱

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کفار پر ان کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ایک نہ ایک آفت آتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔ منکرین بڑی بڑی چالیں چلا کرتے ہیں، لیکن اصل فیصلہ کُن تدبیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

اس کے بعد سورۂ ابراہیم شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبیؐ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جب نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے لوگو! میں نے تمہیں رزق دیا اور چاند، سورج، سمندر اور دریا دیے اور شب و روز کا سلسلہ تمہارے لیے قائم کیا اور وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی نا انصاف اور ناشکرا ہے۔ قرآن تمام انسانوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی معبودِ حقیقی ہے۔ اے عقل رکھنے والو! نصیحت پکڑو۔

اس کے بعد سورۂ حجر شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے جو حضورؐ کی دعوتِ دینِ اسلام کا مذاق اڑاتے تھے اور حضورؐ پر دیوانگی کی تہمت لگاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے منکرو! تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن اللہ کا ذکر ہے جو اس نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا ہے اور یہ کہ خود اللہ ہی اس کا محافظ و نگہبان ہے۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو تسلی دیتا ہے کہ آپؐ منکرین کی باتوں سے دل شکستہ نہ ہوں اور ان کی دھمکیوں کا مطلق اثر نہ لیں۔ جو لوگ بہکے ہوئے ہیں وہ ابلیس کے پیروکار ہیں اور وہ جہنمی ٹھہریں

لہ: تیرھویں پارے کے نصف سے چودھویں پارے کے ثلثہ تک کا بیان۔

گے۔ اے نبیؐ، لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ رحیم ہے اور درگزر فرمانے والا ہے لیکن ساتھ ہی اس کا عذاب سخت اور دردناک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے نبیؐ، ہمیں معلوم ہے کہ آپؐ پر کفارِ مکہ کی باتیں سخت ناگوار گزرتی ہیں اور آپؐ کے لیے تکلیف کا باعث ہوتی ہیں، تو اے نبیؐ! اس کا مداوا یہ ہے کہ آپؐ اپنے رب کی حمد و تسبیح میں مشغول رہیں اور تازیست اُس کی عبادت و بندگی میں وقت گزاریں۔

اس کے بعد سورۂ نحل شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے مشرکو! اللہ کی ذاتِ پاک تمہارے شرک سے بہت بالا و برتر ہے۔ نادانو! تم عذاب کا تقاضا کر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ وہ وقت اب دُور نہیں ہے کہ جب تم اپنی سرکشی اور بداعمالی کی سزا پاؤ گے۔ تم ناشکر گزار ہو حالانکہ تم اپنے رب کی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ اس نے تمہارے آرام کے لیے، تمہارے رزق کے لیے، تمہاری پوشاک کے لیے اور تمہاری باربرداری کے لیے طرح طرح کی چیزیں اور جانور پیدا فرمائے ہیں۔ غور کرنے والوں کے لیے ان میں اللہ کی بڑی نشانیاں ہیں۔ اے مشرکو! ذرا گھوم پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا اور ان کی بستیاں کس طرح اللہ نے اُلٹ کر رکھ دیں۔ اللہ جب کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو وہ ہو جاتی ہے۔

اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے ساتھ بدسلوکی کے بارے میں مشرکوں کو تنبیہ فرماتا ہے کہ جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو ذلت محسوس کرتے ہو اور اس کو مارے شرم کے زندہ دفن کر دیتے ہو۔ تم گمراہ اور سنگدل ہو اور اس گمراہی کے ساتھ ہی یہ طرفگی بھی ہے کہ نہایت دیدہ دلیری سے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہو۔ یہ نہایت شرمناک اور شرک کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم قرآن مجید کی تلاوت شروع کرو، تو شیطان سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اور اے نبیؐ، آپ لوگوں کو دعوتِ دینِ مبین نہایت حکمت اور بہترین طریقے پر دیا کریں۔ اللہ آپؐ کا حامی اور مددگار ہے۔

اس کے بعد سورۃ بنی اسرائیل شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو معراج شریف کا شرفِ خاص بخشا اور وہاں ان کو اپنی قدرت کے بڑے بڑے مشاہدات کرائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پانچ وقت کی نماز اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض ہوئی۔ اسی سورہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے وہ چودہ نکات بھی عطا فرمائے ہیں جن سے مستقبل کے مسلم معاشرے کی مہذب ترین تشکیل عمل میں آئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

۱۔ عبادت صرف اللہ کی کرو۔

۲۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

۳۔ رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔

۴۔ فضول خرچی نہ کرو۔

۵۔ اگر کسی کی حاجت پوری نہ کر سکو تو نرمی سے جواب دے دو۔

۶۔ نہ کنجوسی کرو نہ فضول خرچی، اعتدال کی راہ اختیار کرو۔

۷۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔

۸۔ زنا کے قریب تک نہ پھٹکو۔

۹۔ بغیر قانونی جواز کے کسی کو قتل نہ کرو۔

لہ چودھویں پارے کے ثلث سے پندرھویں پارے کے آخر تک۔

۱۰۔ حدودِ قانونی سے باہر یتیم کے مال کے پاس تک نہ پھٹکو۔

۱۱۔ قول وقرار کی پابندی کرو۔

۱۲۔ ناپ تول میں کمی بیشی ہرگز نہ کرو۔

۱۳۔ جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔

۱۴۔ غرور اور تکبر کی چال نہ چلو۔

یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو اللہ نے اپنے نبیؐ پر وحی فرمائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل تو در اصل مٹنے والا ہی ہے۔ اے نبیؐ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ بات اس طرح کیا کریں کہ بہتر اور پسندیدہ ہو۔ حضورؐ پر نمازِ تہجد بھی اسی موقع پر فرض ہوئی۔

اس کے بعد سورۂ کہف شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں اصحابِ کہف، ملاقاتِ خضرؑ و حضرت موسیٰؑ اور ذوالقرنین کے واقعات کا ذکر ہے۔ اصحابِ کہف کا واقعہ یہ ہے کہ چند نوجوان اپنے ظالم معاشرے سے تنگ آکر بستی سے نکل کھڑے ہوئے اور پہاڑ کے دامن میں ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے۔ اللہ نے ان پر ایک دراز نیند طاری کر دی۔ غار کے منہ پر اُن کا کُتا محافظت کرتا رہا۔ برسوں کے بعد جب جابر حکومت تبدیل ہو چکی تھی اور معاشرہ بدل چکا تھا، اللہ نے انہیں نیند سے بیدار فرما دیا اور غار کے باہر کے حالات سے ان کو واقف کیا جس کے بعد دوبارہ اسی غار میں ان کو سُلا دیا اور اب وہ قیامت کو اُٹھائے جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات کا ذکر ہے۔ اللہ کی مشیت کا نظام جن مصالحِ ربّی پر چل رہا ہے اس کی قدرت کی نشانیاں موسیٰؑ کو دکھائی گئیں۔ خضرؑ اچھی بھلی کشتی کو ناکارہ کر دیتے ہیں۔ پھر اچھے خاصے کھیلتے کودتے لڑکے کو قتل کر دیتے ہیں اور کچھ ناشکرے کج خلق لوگوں کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دے دیتے ہیں۔ موسیٰؑ سے یہ باتیں برداشت

نہیں ہوتیں۔ اعتراض فرماتے ہیں۔ بالآخر خضرؑ مشیتِ ایزدی سے انھیں آگاہ کرکے ان کی تسلی کر دیتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے اس عملِ غیبی کا انجام خیر ہے شر نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔ اللہ کی طرف سے جو ہدایت ان کے پاس آتی ہے اس میں جھگڑتے ہیں اور ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ قرآن میں ٹھیک ٹھیک سیدھی سیدھی باتیں ہیں تاکہ عقل رکھنے والے اور آیات میں غور و فکر کرنے والے ہدایت پائیں۔

۱۳

سُورۂ کہف[1] میں تیسرا واقعہ ذوالقرنین بادشاہ کا ہے۔ وہ بڑا صاحبِ اقتدار اور وسیع سلطنت کا مالک تھا لیکن ساتھ ہی نیک اور عادل بھی تھا اس کے دَورِ حکومت میں یاجوج ماجوج کی قومیں فساد اور بدامنی کا باعث بنی ہوئی تھیں اس نے ان کی روک تھام کے لیے حدِ فاصل کے طور پر ایک دیوار لوہے اور تانبے کی آمیزش سے تعمیر کرائی، لیکن لوگوں کو متنبّہ کر دیا کہ گو یہ دیوار اللہ کی رحمت سے مضبوط اور مستحکم ہے لیکن ہر فانی شے کی طرح یہ بھی فانی اور مٹنے والی ہے، اس لیے نیک عمل کرو اور بندگی میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

اس کے بعد سُورۂ مریم شروع ہوتی ہے۔ یہ سورۃ حضرت زکریّا کے ذکر سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے عالم میں ان کو اولاد عطا فرمائی، ان کے بیٹے حضرت یحییٰ بہت نرم دل اور بڑی زبردست قوتِ فیصلہ کے مالک تھے۔ پھر حضرت مریم کے یہاں بغیر باپ کے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اور بھی کئی پیغمبروں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ تمام انبیاء ایک ہی دین لے کر آئے تھے، وہی دین جو حضورؐ

---

[1] سولھویں پارے کے شروع سے سترھویں پارے کے ربع تک کا بیان۔

لے کر تشریف لائے ہیں۔ لیکن نبیوں کے گزر جانے کے بعد اُمتوں نے اپنے اندر بگاڑ پیدا کر لیا اور مشرک ہو گئیں۔ یہ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے، یہ بات انتہائی گمراہ کن ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ اے نبیؐ! تم ان سرکش قوموں کا نام و نشان کہیں پاتے ہو جن کو ہم نے ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا۔ اس لیے منکروں کو ہمارے عذاب سے ڈراؤ۔

اس کے بعد سورۂ طٰہٰ شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ قرآن اس لیے نہیں نازل کیا گیا ہے کہ آپؐ کو پریشان کر دیا جائے اور نہ یہ کہا گیا ہے کہ نہ ماننے والوں سے اسے منوا کر ہی چھوڑیں۔ قرآن تو بس ایک نصیحت ہے اور یاد دہانی کرانے والی بات ہے۔ جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جو اللہ کی پکڑ سے بچنا چاہے وہ سیدھا ہو جائے۔ قرآن زمین و آسمان کے مالک کا کلام ہے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کا پورا واقعۂ پیدائش اور معجزانہ پرورش، عطائے پیغمبری، معجزات، فرعون سے مباحثہ، جادوگروں سے مقابلہ، بنی اسرائیل کو مصر سے ساتھ لے کر نکلنا، راہ میں فرعون کا مع لشکر دریائے نیل میں غرق ہونا اور پھر باوجود اللہ کے احسانات کے بنی اسرائیل کا شرک میں مبتلا ہو جانا بیان فرمایا گیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ جو اس ہدایت سے منہ موڑے گا قیامت کے دن سخت وبال میں گرفتار ہو گا۔ اے نبیؐ! یہ تنبیہ ہے منکروں کے لیے، شاید کہ ان کو ہوش آ جائے۔

اس سورۃ کے بعد سورۂ انبیا شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ منکرین سخت غلط فہمی میں ہیں کہ بشر رسول نہیں بن سکتا اور یہ بھی ان کی بھول ہے کہ وہ قرآن کو خود ساختہ تصنیف اور کلامِ شاعر سمجھتے ہیں۔ اے نبیؐ، ہم نے آپؐ سے پہلے بھی انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن پر وحی نازل ہوئی تھی۔ جن قوموں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا ان کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ یہ زندگی ہرگز کھیل نہیں ہے۔ اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور خدا بھی ہوتے تو کائنات کا نظام بگڑ جاتا۔ منکرین کیوں غور نہیں کرتے کہ جز و کل تمام کائنات کا خالق صرف اللہ ہے اور ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم نے کسی انسان کو ہمیشگی نہیں بخشی۔ سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ قیامت برپا کی جائے گی۔ انصاف

کے لیے میزان قائم کی جائے گی اور کسی شخص کی ذرا سی بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔

(۱۴)

سورۂ انبیاء[1] کی بقیہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک متعدد پیغمبروں کا ذکر فرمایا ہے اور پھر حضورؐ کا ذکر مبارک اس خاص وصف کے ساتھ فرمایا ہے کہ اے محمدؐ! ہم نے تمھیں سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس کے بعد سورۂ حج شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں پہلے مشرکین کو اللہ کے غضب سے ڈرایا گیا ہے کہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز آجاؤ۔ پھر کمزور یقین مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے ایمان اور اعمال میں پختگی پیدا کرو ورنہ بے یقینی سے تمھاری دُنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی جو کھلا خسارہ ہے۔ اس کے بعد اہلِ ایمان کو مخاطب فرمایا گیا ہے کہ اب تمھارا نام "مسلم" ہے کہ تمھارا یہی نام حضرت ابراہیمؑ کی اُمت میں بھی تھا۔ مسلمانوں کو حج کے احکام دیے گئے اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو قربانی تم دیتے ہو اس کا خون اور گوشت ہم تک نہیں پہنچتا۔ ہمارے پاس تو تمھارا تقویٰ اور پرہیزگاری پہنچتی ہے۔

اس کے بعد سورۂ مومنون شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ عبادات کی ادائیگی خلوصِ دل سے کیا کرو، امانتوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرو اور بے حیائی کے کاموں سے دُور رہو۔ یہی دُنیا اور آخرت کی فلاح کی راہ ہے۔ نجات اتباعِ رسولؐ میں ہے۔ اہلِ ایمان غرور اور پندار سے اپنے اعمال کو ضائع نہیں کرتے۔ ان کے دل اس خیال سے کانپتے ہیں کہ انھیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ نیکی کے کاموں میں مسابقت کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم کسی شخص پر اس کی ہمت سے زیادہ کام کا بار نہیں ڈالتے۔ اے نبیؐ! مخالفین اپنی حرکات سے باز آنے والے

---

[1] سترھویں پارے کے ربع سے شروع ہو کر اٹھارہویں پارے کے نصف تک کا بیان۔

نہیں ہیں یہاں تک کہ اُن کو موت آجائے گی سو اس وقت پچھتانا شروع کریں گے مگر یہ آخری وقت کا پچھتاوا کچھ کام نہ آئے گا۔

اس کے بعد سورۂ نور شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں مسلم معاشرے کو اخلاقی اقدار عطا فرمائی گئی ہیں اور معاشرتی ضرورتوں کے لیے اخلاقی اور قانونی احکام وہدایات نازل فرمائی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:۔

۱۔ زنا کی سزا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ۱۰۰ کوڑے ہے۔

۲۔ بدکاروں کا، خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے اور ان سے نکاح بھی نہ کیا جائے۔

۳۔ زنا کا بہتان لگانے اور ثبوت پیش نہ کرنے کی سزا اسّی ۸۰ کوڑے ہے۔

۴۔ بیوی اور شوہر میں سے اگر کوئی ایک دوسرے پر بدکاری کا الزام لگائے اور ثبوت موجود نہ ہو تو چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائیں کہ وہ سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ کہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

۵۔ نیک مرد نیک عورتوں کے لیے اور نیک عورتیں نیک مردوں کیلئے ہیں۔ اسی طرح خبیث مردوں اور خبیث عورتوں کا ساتھ ہے۔ تو جو فحش باتوں کی تشہیر کریں وہ لوگ سزا کے مستوجب ہیں

۶۔ جب تک ملزم کے خلاف ثبوت نہ مل جائے وہ بے گناہ سمجھا جائے۔

۷۔ بغیر اجازت ایک دوسرے کے گھروں میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔

۸۔ مرد بھی اور عورتیں بھی نہ ایک دوسرے کو گھور گھور کر دیکھیں اور نہ تاک جھانک کریں۔

۹۔ عورتیں بناؤ سنگھار کرکے نامحرموں کے سامنے نہ آئیں اور ان کو اپنا سر اور سینہ ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔

۱۰۔ اسلام میں مجرد زندگی ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۔ خلوت کے اوقات میں گھروں کے اندر کمروں میں بڑے تو کیا، بچے بھی داخل نہ ہوں۔

۱۲۔ اپاہج اور معذور آدمی اگر کھانے کی کوئی چیز کسی کے یہاں سے بغیر اجازت بھی کھالے تو اس کا شمار چوری اور خیانت میں نہیں ہوگا۔

(۱۵)

منافقین[ل] نے حضورؐ کو تکلیف پہنچانے کے لیے اُمّ المومنین حضرت بی بی عائشہؓ پر بہتان تراشی کی تھی جس کی اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں تردید فرمائی ہے اور بیہودہ بکواس کرنے والوں پر ملامت فرمائی ہے اور تنبیہ کی ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ اللہ تو زمین اور آسمانوں کا نور ہے اور مومن تو وہی ہیں جو اللہ کے نور کو اپنے لیے رہنمائی سمجھیں اور دل سے رسولؐ کی اتباع کریں۔ رسولؐ کی مخالفت تم کو کسی فتنے میں گرفتار کرسکتی ہے۔

اس کے بعد سورۂ فرقان شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبیؐ، تمہارا رب تمھاری مدد کے لیے کافی ہے۔ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ میں تبلیغِ دین کی تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میری اُجرت تو بس یہی ہے کہ تم سیدھا راستہ اختیار کرو اور ایسے نیک بندے بنو جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں، جہالت کے کاموں سے بچتے ہیں اور اگر کوئی جاہل ان کے منہ آئے تو اس کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ مومن کے لیے اعلیٰ اجر مقدر ہے اور جھٹلانے والوں کو ایسی سخت سزا ملے گی کہ جان چھڑانی مشکل ہوگی۔

اس کے بعد سورۂ شعراء شروع ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے نبیؐ! اگر کچھ لوگ ایمان نہیں لاتے تو تم ان کے غم میں اپنی جان کو مت گھلاؤ۔ بیشک ہم ایسی نشانیاں نازل کر سکتے ہیں جن کے آگے منکروں کی گردنیں جھک جائیں۔ لیکن چونکہ یہ لوگ حق کو اب جھٹلا چکے ہیں

[ل] اٹھارھویں پارے کے نصف سے اُنیسویں پارے کے ثلثہ تک کا بیان۔

اس لیے انہیں اپنے کیے کی سزا عنقریب مل جائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ اور کئی دیگر نبیوں کے واقعات کا ذکر فرماتے ہیں کہ ہر واقعہ میں رہنمائی اور ہدایت پانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں لیکن منکروں میں سے اکثر نہیں مانتے۔ انہیں جلد اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں۔ قرآن حکیم کو کیوں نہیں دیکھتے جو خود ان کی زبان میں نازل فرمایا گیا ہے۔ کیا واقعی تم کو نبیؐ اور ان کے ساتھی ایسے ہی نظر آتے ہیں جیسے شاعر اور ان کے ساتھی ہوتے ہیں۔ کیا واقعی قرآن مجید تم کو کسی جن یا شیطان کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ شاعروں کی پیروی تو بھکے ہوئے لوگ کرتے ہیں۔ اے لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء تو ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔

اس کے بعد سورۂ نمل شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کی ہدایت اور بشارت ایمان لانے والوں کے لیے ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ بلاشبہ قرآن مجید ایک حکیم و علیم ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ ہم نے منکرین کے بداعمال ان کی اپنی نظر میں مرغوب بنا دیے ہیں تاکہ وہ جہلِ مرکب میں مبتلا رہ کر مستقل خسارے میں رہیں اور آخرت میں ہرگز نجات نہ پائیں۔

(۱۶)

سورۂ نمل[1] میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جانوروں کی بولیوں کی سمجھ عطا فرمائی تھی اور جنات، انسان اور پرندوں پر پورا قابو عطا فرمایا تھا۔ ان واقعات میں سمجھ داروں کے لیے اللہ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے نبیؐ! لوگوں کو بتا دیجیے کہ اللہ کے سوا زمین اور آسمانوں میں کسی کو غیب کا علم نہیں ہے۔

---

[1] یہ بیان انیسویں پارے کے ثلثہ سے بیسویں پارے کے اختتام تک ہے

اور یہ بات صرف اللہ کے علم میں ہے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے، کفار کے دل سے آخرت کا یقین ختم ہو گیا ہے۔ اور وہ حقیقت کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں، بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کے سینوں میں کیا چھپا ہوا ہے۔

اس کے بعد سورۂ قصص شروع ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی بعثت اور فرعون کی ہلاکت کا پورا واقعہ اور پھر قارون کی بے پایاں دولت، اس کا غرور و تکبر اور پھر اس کا مع اپنی تمام دولت کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ حضورؐ سے ارشاد فرماتا ہے کہ ہم یہ معلومات آپؐ کو اس لیے بہم پہنچاتے ہیں کہ آپؐ نافرمانوں کو متنبہ کر دیں۔ شاید کہ وہ ہوش میں آجائیں اور ایمان لے آئیں ورنہ اپنی بداعمالی کی بدولت ضرور کسی وبال میں گرفتار ہو جائیں گے۔ اے نبیؐ! آپؐ منکرین سے پوچھیں کہ انھوں نے کبھی اس حقیقت پر غور کیا ہے کہ اگر اللہ ہمیشہ کے لیے ان پر رات کی تاریکی طاری فرما دے تو اللہ کے سوا ہے کوئی اور جو انہیں اس تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے دن اور رات بنائے، تاکہ روزی تلاش کریں اور سکون حاصل کریں اور اپنے ربّ کے شکرگزار بندے بنیں۔ اے نبیؐ! آپؐ لوگوں کی ہدایت کا کام انجام دیتے رہیں، اور مخالفین کی مزاحمت کی فکر نہ کریں۔ دنیا کی ہر شے فانی ہے بجز اللہ کی ذاتِ پاک کے جس کی فرمانروائی ہر جگہ ہے، سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اس کے بعد سورۂ عنکبوت شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ کیا لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کے صرف یہ کہہ دینے سے کہ وہ ایمان لے آئے ہیں ہم ان کی آزمائش نہیں کریں گے۔ لوگو! تم پر جو سخت وقت آتا ہے درحقیقت وہ تمھارے صبر و تحمل کا امتحان ہوتا ہے۔ اس طرح ہم اہلِ ایمان کو بھی جان لیتے ہیں اور جھوٹوں کو بھی پہچان لیتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ہم نے تمھیں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر وہ تم کو شرک پر مجبور کریں اور تمھارے ایمان میں خلل ڈالیں تو تم اُن کا کہا مت مانو۔ کافر

مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے طریق کی پیروی کرو، ہم تمہارے گناہ سمیٹ لیں گے، وہ جھوٹے ہیں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اس کے بعد حضرت نوحؑ کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ وہ نو سو پچاس برس تک دعوت دیتے اور فرائضِ پیمبری ادا کرتے رہے۔ مگر قوم نافرمان تھی اور بالآخر عذابِ طوفان میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ کی اُمتوں کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ ان کی گمراہی، بداعمالی اور فحش حرکات کی وجہ سے عذابِ الٰہی نازل ہوا اور ان کی ہلاکت کا سبب بنا۔ ان واقعات میں عقل رکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

۱۷

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے نبیؐ! تلاوتِ قرآن مجید کیا کیجیے اور نماز قائم کیجیے۔ بلاشبہ نماز فحش باتوں سے اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اہلِ کتاب سے مباحثہ کرنے میں خوش اسلوبی اختیار کریں۔ تاکہ آپ کی بات ان کے دل میں اُتر جائے، اور ان سے کہیے کہ اے اہلِ کتاب ہم جس طرح اپنی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح تمہاری کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا اور تمہارا معبود بھی ایک ہی ہے۔ اے نبیؐ! آپ تو پڑھے لکھے نہیں ہیں، پھر یہ لوگ کیوں شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ قرآن آپ نے خود تصنیف کر لیا ہے۔ قرآن تو وحی کے ذریعے نازل کی ہوئی اللہ کی کتاب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، میری زمین بہت وسیع ہے۔ ڈر اور خوف کی کوئی بات نہیں جہاں چاہو وہاں جا کر میری بندگی کر سکتے ہو، آخر کار تم سب کو میرے پاس ہی آنا ہے۔

اس کے بعد سورہ روم شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگرچہ اس وقت فارس کے ہاتھوں رومیوں کو شکست ہو گئی ہے، لیکن چند سال کے اندر وہ پھر غالب آجائیں گے اور

---

[1] پورے اکیسویں پارے کا بیان۔

مسلمانوں کو خوشی نصیب ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بہت سی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے جن پر غور کرکے انسان توحیدِ الٰہی کا قائل ہو جاتا ہے۔ یقیناً اللہ کی قدرت کی نشانیاں عقل والوں کے لیے ہیں، اللہ کا دین سیدھا اور صحیح ہے، اس میں تغیر و تبدل نہیں ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے۔ اے لوگو! سُود کے لین دین سے تمہاری دولت بڑھتی نہیں کیونکہ حرام کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی۔ خیر و برکت تو اس مال میں ہوتی ہے جس میں سے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ اے نبیؐ! نہ ماننے والوں کو خواہ تم کسی طرح سمجھاؤ وہ ماننے والے نہیں، ان کے دلوں پر جہالت کی مُہریں لگی ہوئی ہیں۔

اس کے بعد سُورہ لقمان شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی تھی، وہ ہمارا شکرگزار بندہ تھا اور جو شخص بھی شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے، کیونکہ اللہ ناشکرگزار بندوں کی ناشکرگزاری سے بے نیاز ہے۔ لقمان خود بھی شرک سے پاک تھا اور اس نے اپنی اولاد کو بھی اس لعنت سے بچایا تھا۔ اے لوگو! اللہ کے غضب سے بچو اور روزِ حساب سے ڈرو کہ جب کوئی باپ اپنے بیٹے کی اور کوئی بیٹا باپ کی مدد نہ کر سکے گا، غرور کی چال نہ چلو اور لوگوں سے منہ پھیر کر نفرت سے بات نہ کرو، نرمی سے گفتگو کرو کیونکہ آوازوں میں سب سے کرخت آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

اس کے بعد سورہ سجدہ شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ یہ کیسی عجیب منطق ہے کہ ہم اس وسیع کائنات کو تو تخلیق کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، لیکن قرآن کو بقول منکرین نازل نہیں فرما سکتے۔ سچ یہ ہے کہ لوگ جہالت کی وجہ سے اپنے رب کی نشانیوں کے منکر ہو جاتے ہیں۔ کتنے ظالم ہیں وہ لوگ کہ جن کے پاس ان کے رب کی ہدایت پہنچے اور وہ اس سے منہ پھیر لیں، ایسے لوگوں سے ضرور بدلا لیا جائے گا۔

اس کے بعد سورہ احزاب شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے کسی شخص کے بدن میں دو دل نہیں رکھے اور نہ کسی کی بیوی کو اس کی ماں کا درجہ دیا ہے اور نہ منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹوں کے برابر ہوتے ہیں۔ منہ بولے بیٹے اپنے اصلی باپ کی نسبت سے پہچانے

جانے چاہییں۔ نبیؐ کی بیویاں اُمت کی مائیں ہیں، ان سے نکاح حرام ہے اور جو شخص جہاد سے موت کے ڈر سے بھاگتا ہے وہ ایمان سے خالی ہے۔ اللہ اس کے اعمال کو ضائع فرما دے گا، زندگی چند روزہ ہے اور موت کا وقت کسی کو نہیں معلوم۔ اللہ کا رسولؐ تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے، اس کی پیروی کرو۔ سچا مومن اللہ اور آخرت پر پورا پورا یقین رکھتا ہے۔

(۱۸)

ارشاد باری تعالیٰ[1] ہے کہ اے نبیؐ کی بیویو! تمھارا مرتبہ عام عورتوں سے بلند ہے۔ تم بات سیدھی کیا کرو اور زیب و زینت کی نمائش نہ کرو۔ پھر عام لوگوں کو خطاب کرکے ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! محمد [illegible] کسی کے باپ نہیں ہیں اور وہ اللہ کے آخری نبیؐ ہیں، ان کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہم نے اپنے نبیؐ کو ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ ہم اور ہمارے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

اس کے بعد نکاح، طلاق، عدت اور پردے کے احکام نازل فرمائے ہیں اور منافقین پر لعنت فرمائی ہے۔ اس کے بعد سورۂ سبا شروع ہوتی ہے۔ اللہ کی ذاتِ پاک ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ دانا اور باخبر ہے۔ منکرین کی یہ دلیل جہالت پر مبنی ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا۔ اے نبیؐ! انہیں خبردار کیجیے کہ اللہ کا عذاب ان پر آ کر رہے گا۔ وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ ہم چاہیں تو پچھلی معتوب اُمتوں کی طرح انھیں زمین دوز کر دیں اور ان پر پتھروں کی بارش برسا دیں۔ ایمان والوں کے لیے اس میں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ گذشتہ نبیوں کے واقعات کا اللہ تعالیٰ ذکر فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے داؤدؑ کے لیے لوہے کو نرم بنا دیا تھا کہ وہ اپنے لیے سامان تیار کریں اور پہاڑ اور پرند ان کے تابع کر دیے تھے۔ اسی طرح

---

[1] بائیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

سلیمانؑ کے لیے تانبے کا چشمہ بہادیا اور ہوا اور جنات کو ان کے تابع کر دیا تھا۔ اہلِ سبا پر اللہ نے ان کی ناشکری اور کفرانِ نعمت کی پاداش میں عذاب نازل کیا اور انہیں سیلاب سے ہلاک کر دیا۔

اس کے بعد سورۂ فاطر شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں مقرر کیا ہے۔ ہم جس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں انہیں کوئی بند نہیں کر سکتا اور جس پر بند کر دیتے ہیں انہیں کوئی کھول نہیں سکتا۔ لوگو تم شیطان کے مکر و فریب سے بچو، وہ تمہارے بداعمال تم کو خوشنما کر کے دکھاتا ہے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تم بھی اُسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ لوگو تم جو کچھ اپنے مال میں سے خیرات کرتے ہو، اللہ تم کو اس کا پورا پورا اجر دیتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اللہ غنی ہے اور تعریف کے لائق ہے۔ ہاں بیشک تم اللہ کے محتاج ہو۔ اللہ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔ اگر وہ لوگوں کی ان کی بداعمالی پر گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک متنفس بھی زندہ باقی نہ رہتا مگر وہ اپنے بندوں کو ایک مقررہ وقت تک کے لیے مہلت دیتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ یٰسٓ شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے نبیؐ! ہم نے تمھیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور تم پر قرآن اس لیے نازل فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو ہدایت پہنچاؤ ہر چند کہ ان میں اکثر ایسے ہیں کہ ان کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور انہیں نصیحت کرنا یا نہ کرنا سب برابر ہے۔ وہ اللہ کے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ نصیحت اور ہدایت سے تو وہ فائدہ اُٹھاتے ہیں جو بن دیکھے اللہ کو مانتے ہیں اور ایسوں کی پیروی کرتے ہیں جو اپنی خدمت کا صلہ نہیں مانگتے۔

---

(۱۹)

ارشادِ[1] باری تعالیٰ ہے کہ اے نبیؐ! لوگوں کی یہ حالت قابلِ افسوس ہے کہ ان کے پاس جو نبی بھی آتا ہے۔ یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ کیوں بھول لیتے ہیں کہ کتنی نافرمان اُمتیں ان سے پہلے ہلاک کی جا چکی ہیں۔ ایک دن سب کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی ہی تخلیقی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آخرت کے عذاب سے ڈرایا ہے اور نیک لوگوں کو جنت کے عیش و آرام کی خوشخبری دی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اس کے بعد سورۂ صٰفّٰت شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ ساری کائنات کا مالک و مختار وہی ہے اور اس کا نظامِ کائنات شیطان کی مداخلت سے محفوظ ہے۔ روزِ قیامت منکرین مع اپنے جھوٹے معبودوں کے دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ مجرموں کی یہی سزا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے امتحان تھا جس میں باپ اور بیٹا دونوں کامیاب ہوئے۔ اللہ نے ایک ذبیحہ بدلے میں دے کر حضرت اسمٰعیلؑ کو بچا لیا اور حضرت ابراہیمؑ کی یہ سنت ہمیشہ کے لیے نسلوں میں جاری کر دی گئی۔ پھر حضرت یونسؑ کا واقعہ ہے۔ وہ بغیر اللہ کی اجازت کے بستی والوں سے خفا ہو کر دریا کے سفر پر چلے گئے تھے۔ ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ پھر مچھلی کے پیٹ ہی میں انہوں نے اللہ کے حضور میں توبہ کی جو قبول ہوئی اور مچھلی نے انہیں خشکی پر آ اگل دیا۔

اس کے بعد سورۂ صٓ شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مشرکینِ مکہ تکبر اور ضد میں مبتلا تھے کہ انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا اور باتیں بناتے ہوئے یکبارگی حضورؐ کے

---

[1] تیئیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

پاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کون سی بات ہے کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک پیغمبرؐ ان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ کیا منکرین نہیں سمجھتے کہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی نافرمان قوموں کو ایسی حرکتوں پر ہلاک کر چکے ہیں۔ اے نبیؐ! جو ناروا باتیں یہ منکرین بناتے ہیں، آپ ان پر صبر کیجیے۔ پھر داؤدؑ کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ ان کو اللہ نے بہترین قوتِ فیصلہ عطا فرمائی تھی۔ اُنھوں نے دو بھائیوں کے متعلق ایک تنازعہ کا فیصلہ فرمایا تھا مگر دراصل یہ اللہ کی طرف سے اُن کا ایک امتحان تھا جس کا فیصلہ کرتے ہی ان کو احساس ہو گیا۔ فوراً سجدے میں گر گئے اور توبہ کی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ پھر ایوبؑ کی سخت بیماری اور ان کے صبر کے امتحان کا واقعہ بیان فرمایا گیا۔ اسی طرح اور کئی پیغمبروں کے واقعات بیان فرمائے گئے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ شیطان کو ہم نے قیامت تک کے لیے مہلت دے دی ہے وہ بہکائے گا ضرور مگر اللہ کے خاص بندے اس کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

اس کے بعد سورۂ زُمر شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹے اور کافر ہوں۔ اللہ کسی کو اپنا بیٹا نہیں بناتا۔ وہ واحد اور غالب ہے۔ وہ لوگوں کے کفر سے بے نیاز ہے۔ ہاں اُسے شکر گزار بندے پسند ہیں۔ ہر شخص اپنا حساب دے گا اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ قرآن نصیحت اور ہدایت کے لیے نازل فرمایا گیا ہے اور اس میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جن میں ذرا بھی ٹیڑھ نہیں تاکہ گمراہ لوگ راہِ راست پر آ جائیں اور بُرے انجام سے بچیں۔

---

(۲۰)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ظالم ہیں وہ لوگ جو حق بات کو جھٹلاتے ہیں اور ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور حق کی تصدیق کرنے والوں کا انعام اللہ کے پاس ہے۔ اپنے نیک بندوں کے لیے اللہ کی مدد کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن سب ہی انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے۔ جو سیدھی راہ اختیار کرے گا وہ اپنے فائدے کے لیے کرے گا اور جو راہ سے بھٹک جائے گا اس کے بھٹکنے کا وبال خود اُسی پر ہو گا، پیغمبر پر اس کی ذمّہ داری نہیں ہے۔ کیا لوگ نہیں جانتے کہ رزق کی تنگی اور کشادگی سب اللہ کی طرف سے ہے۔ منکرین اب بھی توبہ کرلیں اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔ اللہ غفور الرحیم ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

اس کے بعد سورۂ مومن شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن کی آیات میں کفار جھگڑا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی وقتی شان و شوکت کے فریب میں نہیں آنا چاہیے۔ کفار بالآخر ہماری گرفت میں آئیں گے اور جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اے مسلمانو! تم اللہ کو پکارو اور شرک سے بچے رہو خواہ تمھارا یہ عمل کافروں کو کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے۔ اللہ اپنے پیغمبر اس لیے بھیجتا ہے کہ لوگ خبردار ہو جائیں اور اُس سخت دن سے ڈریں جب ان کا سب کیا دھرا ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ وہ انصاف کا دن ہو گا اور ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے گا۔ کسی پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔ وہاں نافرمانوں کا نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ شفاعت کرنے والا۔ اللہ کا فیصلہ بے لاگ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم اپنے پیغمبروں کی بھی اور ان پر ایمان لانے والوں کی بھی اس دُنیا میں بھی مدد فرماتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد فرمائیں گے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ اے لوگو! اللہ کی پناہ مانگو۔ یاد رکھو کہ اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو

لہ چوبیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

سکتے اور اسی طرح ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر لوگ کم ہی سمجھتے ہیں۔ اللہ کی نشانیاں اس کائنات میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ اے لوگو! آخر تم اس کی کن کن نشانیوں کو جھٹلاؤ گے۔ یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کافر خسارے میں رہیں گے۔

اس کے بعد سورۂ حٰم السجدہ شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ سمجھ داروں کے لیے قرآن مجید اچھے اعمال کے اجر کی خوشخبری اور بُرے اعمال کی سزا کا خوف دلانے والی کتاب ہے۔ اے نبیؐ! لوگوں کو بتا دیجیے کہ میں تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی نازل فرمائی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے میں تمھیں ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ واحد ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسی پر ایمان لاؤ اپنے بُرے اعمال سے توبہ کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور آخرت پر پورا یقین رکھو جہاں روزِ حساب تمھارے تمام اعضا تمھارے اچھے اور بُرے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اے مسلمانو! اگر شیطان تمھیں بُرائی پر اکسائے تو تم اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ وہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ عبادت کے لائق صرف اس کی ذاتِ پاک ہے۔

۲۱

ارشادِ[1] باری تعالیٰ ہے کہ قیامت کا علم کہ وہ کب آئے گی، صرف اللہ کو ہے۔ انسان کیسا ناشکرا ہے کہ جب اللہ اسے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو وہ غرور کر کے اکڑ اکڑ کر چلنے لگتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ جو لوگ قیامت کے برپا ہونے میں شک کرتے ہیں وہ یہ حقیقت خوب سمجھ لیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد سورۂ شوریٰ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں

---

[1] پچیسویں پارے کے مضامین کا خلاصہ۔

ہے کہ ہم وحی کے ذریعے سے پیغمبروں کو اپنی کتاب کا علم عطا فرماتے ہیں۔ تم شک کرتے ہو اور شرک میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ تو اے مشرکو! تمھارا گناہ اس قدر سنگین ہے کہ اگر آسمان تم پر پھٹ پڑے تو کچھ بعید نہیں۔ منکرین خبردار رہیں کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہاں ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اے نبیؐ! لوگوں سے کہہ دو کہ میں تبلیغ دین کے کام کی تم سے اُجرت نہیں مانگتا۔ البتہ قرابت داری کا حق ضرور چاہتا ہوں تاکہ بلا وجہ نہ ستایا جاؤں۔ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی کا اجر اللہ کا ذمہ ہے جو شخص بھی صبر کرے اور درگزر سے کام لے تو یہ بڑی ہمت اور حوصلے کی بات ہے۔ کسی بشر کا یہ مرتبہ نہیں کہ اللہ اس سے رُوبرُو بات کرے وہ تو وحی کے ذریعے یا پردے کی اوٹ سے بات فرماتا ہے۔

اس کے بعد سُورۂ زُخرف شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مشرک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کی شرارتوں کی وجہ سے وحی کا نزول رُک جائے گا۔ لیکن اللہ نے شرارت پسندوں کے فتنوں کی وجہ سے نہ کبھی پیغمبر بھیجنے بند کیے اور نہ وحی کا نزول روکا بلکہ الٹا فتنہ پردازوں کو ہلاک کیا گیا۔ اللہ کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی کائنات میں الگ الگ خدا ہیں اور نہ اس کے یہاں کوئی ایسا شفاعت کرنے والا ہے جو جان بوجھ کر گمراہوں کو عذاب سے بچا لے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے ان سب جاہلانہ نسبتوں سے جو یہ نادان لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اس کے بعد سُورۂ دُخان شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے قرآن مجید ایک مُبارک رات میں نازل فرمایا۔ یہ ایسی رات ہے جس میں ہر امر کی بابت حکیمانہ فیصلے صادر فرمائے جاتے ہیں۔ قرآن کے سننے اور سمجھنے میں اللہ کی رحمت شامل ہے۔ بشرطیکہ لوگ پختہ یقین رکھتے ہوں ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے۔ زندگی اور موت اسی کی طرف سے ہے مگر لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اب جب کہ عذاب نازل ہو گیا تو بلبلا رہے ہیں کہ اگر عذاب دور ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اللہ

فرماتا ہے کہ یہ لوگ ضدی ہیں۔ اگر عذاب ٹل بھی جائے تب بھی کفر کرنے لگیں گے۔ یہ عذاب سے سبق لینے والے نہیں۔ فیصلے کے لیے قیامت کا دن مقرر ہے جہاں گنہگاروں کے لیے زقوم (تھوہڑ) کے درخت کی غذا ہوگی اور کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

اس کے بعد سورۂ جاثیہ شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائناتِ عالم میں اپنی قدرت کی کتنی ہی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ انسان اور دیگر جانداروں کی تخلیق، رات اور دن کا بالترتیب آنا اور جانا، زمین میں قوتِ نمو، ہواؤں کے رُخ تبدیل ہونا، دریاؤں کی روانی پر قابو اور ان میں کشتی رانی اور جو کچھ زمین میں ہے، اس سب کو انسان کے کام پہ مامور کر دینے میں اللہ کی قدرت کی وافر نشانیاں ہیں بشرطیکہ لوگ غور کریں۔ پس سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو زمین اور آسمانوں کا مالک ہے اور سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ وہ غالب بھی ہے اور دانا بھی۔ پوری کائنات میں کبریائی اسی کے لیے مخصوص ہے۔

(۲۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے کائناتِ عالم کو ایک مقررہ مدت کے لیے تخلیق فرمایا ہے۔ نظامِ کائنات ہمارا حکیمانہ نظام ہے۔ مگر کافر حق کو جھٹلانے سے باز نہیں آتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں اس کو حمل سے پیدائش تک اور پیدائش سے اس کے سیانے ہونے تک کتنی مشقتیں جھیل کر پالتی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر وہ سیدھی راہ پر ہوتا ہے تو اللہ کی نعمتوں کا شکرگزار ہو کر اس کے فرمانبرداروں میں شامل ہوتا ہے اور اللہ اس کے نیک اعمال قبول فرما کر اس کی کمزوریوں کو معاف فرما دیتا ہے جب کہ نافرمان اولاد والدین

لہ چھبیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

سے جھگڑتی ہے۔ ایسے لوگوں پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنات کا وہ واقعہ بیان فرمایا ہے جبکہ وہ حضورؐ کی زبانِ مبارک سے تلاوت سن کر اپنی قوم کو یہ مژدہ سنانے گئے تھے۔

اس کے بعد سورہ محمد شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں جو خود بھی کفر میں مبتلا ہوں اور دوسروں کو بھی اللہ کے رستے سے روکیں جبکہ ایمان لانے والوں اور دین کی ہدایت پر عمل کرنے والوں کی حالت اللہ سنوار دیتا ہے۔ پھر جہاد کے متعلق حکم دیا گیا کہ کفار سے اگر مقابلہ ہو جائے تو اُس وقت تک قتال کیا جائے کہ فریق مخالف ہتھیار ڈال دے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے اور ہدایت پانے کے بعد جہاد سے گریز کرتے ہیں، وہ شیطان کے بہکائے ہوئے لوگ ہیں کیونکہ شیطان لوگوں کو ان کے بُرے اعمال خوشنما بنا کر دکھاتا ہے اور انہیں لمبی عمر کا فریب دیتا ہے بالآخر ان کے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ قرآن کی آیات میں غور کرو تاکہ تمھارے دل دماغ روشن ہو جائیں۔

اس کے بعد سورۂ فتح شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے صلحنامہ حدیبیہ کو مسلمانوں کے لیے ایک بڑی فتح ارشاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ جن لوگوں نے نبیؐ کے ہاتھ پر بیعت کی وہ دراصل خدا سے بیعت کی ہے۔ البتہ عہد کو توڑنے والے اور جہاد سے منہ موڑنے والے عذاب کے مستحق ہیں۔ ہاں معذوروں کو معافی ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی آپس میں نہایت رحم دل اور کفار کے حق میں نہایت سخت ہیں۔

اس کے بعد سورۂ حجرات شروع ہوتی ہے۔ یہ سورۃ مبارک اخلاقی تعلیم سے معمور ہے مسلمانوں کو آدابِ مجلس و خوش گفتاری کی تہذیب سکھائی گئی ہے۔ خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ نبیؐ کی مجلس اور نبیؐ کے حجرات کے آداب و احترام کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے ورنہ نیک اعمال کے بھی ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اسی طرح مومنوں کو آپس کے معاملات میں بھی تہذیب

اخلاق، نیک دلی، خیر اندیشی اور خوش گوئی سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ غیبت کو مُردار کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اس کے بعد سورۂ قٓ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے لوگو! ہم تو تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہیں اور ہم نے تمہارا اعمال نامہ لکھنے کے لیے تم پر دو فرشتے متعین کر دیے ہیں۔ یہ اعمال نامے روزِ حساب میں پیش ہوں گے۔

اس کے بعد سورۂ ذاریات شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قیامت ضرور برپا ہو گی اور کفار اپنے کیے کی سزا پائیں گے اور پرہیزگار لوگ جنّت کی نعمتوں کا لُطف اٹھائیں گے۔ اہلِ ایمان رات کے تھوڑے حصے میں سوتے ہیں اور اوقاتِ سحر میں اللہ کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے مال میں سے مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں دونوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد کئی پیغمبروں کے واقعات مجملاً بیان فرمائے گئے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے جنّوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ ہماری عبادت کریں۔ ہم سب کو رزق دینے والے ہیں اور کسی سے بھی رزق کے طالب نہیں ہیں۔
اس کے بعد سورۂ طُور شروع ہوتی ہے۔ منکرینِ قیامت کو تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ وہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ زمین اور آسمان لرز رہے ہوں گے۔ پہاڑ اُون کی طرح اُڑ رہے ہوں گے۔ کفار کو دوزخ کی طرف دھکیلا جا رہا ہو گا۔ وہ دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت عذاب کا دن ہو گا۔
نادان اپنے نصیحت کرنے والے اور ہدایت پہنچانے والے پیغمبر کو دُکھ پہنچاتے ہیں اور ان کے متعلق بے بنیاد باتیں کرتے ہیں۔ دراصل منکرین فطرۃً ہیں ہی شریر۔ اے نبیؐ! آپ

لہ ستائیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

صبر کیجیے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد سورۂ نجم شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبیؐ کی معراج شریف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ پورے سفر میں آپؐ نہ کہیں بھولے اور نہ بھٹکے۔ آپؐ اللہ کی تجلیات کے اتنے قریب ہوئے کہ صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم۔ اللہ نے آپؐ سے ایسی راز و نیاز کی باتیں کیں جن سے کوئی دوسرا شخص واقف نہیں۔ اللہ کی قدرت کی نشانیاں اس یقینِ کامل کے ساتھ مشاہدہ فرمائیں کہ آپؐ کی چشمِ مبارک نہ جھپکی اور نہ ادھر اُدھر بھٹکی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے لوگو! تم سفرِ معراج کی صداقت پر اپنے پیغمبرؐ سے جھگڑتے ہو۔ یاد رکھو کہ تمہارا پیغمبرؐ تم تک صرف وہی باتیں پہنچاتا ہے جن کی ہم اُن کو وحی فرماتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کی خواہش سے کوئی بات اپنے منہ سے نہیں نکالتے۔ دل سے باتیں گھڑنا کافروں کی سرشت ہے۔ ہمارا پیغمبرؐ وہم و گمان پر نہیں چلتا۔

اس کے بعد سورۂ قمر شروع ہوتی ہے۔ حضورؐ کے معجزۂ شق القمر کا ذکر فرمایا گیا ہے اور اس واقعہ کو کفار کی شکست کی نشانی فرمایا گیا ہے۔ وہ نبیؐ کو جادوگر خیال کرتے ہیں۔ یقیناً وہ اپنی روش کو بدلنے والے نہیں۔ عنقریب وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اس کے بعد سورۂ رحمٰن شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے انسان میں نے تجھ کو پیدا کیا اور تجھ کو بولنا سکھایا۔ چاند اور سورج کو تیرے فائدے کے لیے بنایا۔ اتنی وسیع دُنیا تیری جدوجہد کے لیے تخلیق فرمائی۔ کیا خشکی اور کیا تری، سب کو تیرے لیے مسخر کر دیا۔ ہر قسم کی نعمت تیرے لیے مہیا فرما دی۔ تو اے انسان! کیا پھر بھی تیرا یہ ظرف ہے کہ تو اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلائے اور ناشکری کر کے اپنے رب کے احسانات کو فراموش کر دے۔ یقیناً ایسے لوگوں کے لیے سخت خرابی ہے۔ جہنم کی آگ اور کھولتا ہوا گرم پانی۔

اس کے بعد سورۂ واقعہ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کے برپا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس روز نیک لوگوں کے اعمالنامے ان کے سیدھے ہاتھ میں ہونگے اور گنہگاروں

کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ بداعمالوں کی غذا تھوہر کا زہریلا درخت اور کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا۔ جھٹلانے والے یاد رکھیں کہ قرآن اللہ کی بڑی نعمت ہے اور اس کا مقام بلند و بالا ہے۔ وہ لوحِ محفوظ میں درج ہے۔

اس کے بعد سورۂ حدید شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ کائناتِ عالم میں جتنی بھی مخلوق ہے، وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اللہ غالب اور دانا ہے۔ اے مسلمانو! خرچ کرنے میں بخل نہ کرو۔ اللہ کی راہ میں دینا گویا اللہ کو قرض دینا ہے جو دس گنا تم کو واپس ملتا ہے نیک لوگ نہ نقصان کی صورت میں واویلا کرتے ہیں اور نہ فائدے کی حالت میں اتراتے اور شیخی مارتے پھرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں اپنے اعمال کے اعتبار سے صدیق اور شہید بھی ہوتے ہیں جن کے درجات بلند ہیں۔ اہلِ کتاب خوب سمجھ لیں کہ فضل و کرم صرف اللہ کی اختیاری بات ہے۔ وہ جسے جتنا چاہے عطا فرمادے۔

(۲۸)

ارشادِ[1] باری تعالیٰ ہے کہ کسی حال میں بھی بیوی کو ماں کہہ کر خطاب کرنا نامعقول بات ہے۔ جب تک اس حماقت کا مقررّہ کفارہ ادا نہیں کیا جائے گا، بیوی شوہر پر حرام رہے گی۔ اس کا کفارہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا، دو مہینے کے متواتر روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

اس کے بعد آدابِ مجلس کی تعلیم دی گئی ہے کہ آپس کی سرگوشیوں میں پیغمبر کی مخالفت اور گناہ و زیادتی کی باتیں نہ کیا کریں۔ کانا پھوسی اور سازش شیطانی فعل ہیں۔ محفل کی نشست و برخاست میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اس کے بعد سورۂ حشر شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا

---

[1] اٹھائیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

کہ سچے اور ایماندار وہ لوگ ہیں جو اپنے پیغمبر اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کی مدد کرتے ہیں اور باوجود خود بھی حاجت مند ہونے کے اس دستگیری پہ اپنا دل تنگ نہیں کرتے بلکہ خوشدل رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے منافق لوگ شیطان جیسی فطرت کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ پہلے بداعمالی کی ترغیب دیتے ہیں۔ پھر یہ کہہ کر دُور ہٹ جاتے ہیں کہ اسے گمراہو! اب ہمیں تم سے کوئی سروکار نہیں۔ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ لوگو! قرآن سے نصیحت حاصل کرو۔ اگر یہ صحیفہ پہاڑ پر بھی نازل فرمایا جاتا تو وہ بھی خوفِ خدا سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

اس کے بعد سورہ ممتحنہ شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اب ہجرت کرنے کے بعد کفارِ مکہ سے خفیہ نامہ و پیام جاری مت کرو، وہ دشمنِ دین ہیں۔ ہرگز تمہارے دوست نہیں بن سکتے۔ کافر پر اعتماد کرنا غلط ہے کیونکہ وہ تمہارے دوبارہ کافر بن جانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ پاک صاف مومن عورتیں اگر ہجرت کر کے آئیں تو بعد آزمائش ان کو اپنے معاشرے میں داخل کر لو ورنہ کفار کی طرف انہیں واپس کردو۔ اس کے بعد سورہ صف شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے محبوب بندے تو وہ ہیں جو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جم کر جہاد میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ پھر اس بشارت کا ذکر ہے جو عیسیٰؑ نے حضورؐ کے ظہورِ قدسی اور آپؐ کے اسمِ مبارک احمدؐ کے بارے میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو یقین دلاتا ہے کہ کافر اللہ کے چراغ کی روشنی کو پھونکیں مار مار بجھا نہیں سکتے۔ مومنو! عنقریب تمہیں فتح نصیب ہوگی۔

اس کے بعد سورہ جمعہ شروع ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مومنو، جمعہ کی اذان سننے کے بعد نماز میں شامل ہونے کی جلدی کیا کرو اور خرید و فروخت بند کر دیا کرو۔ نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر بیشک اپنی روزی کمانے میں مشغول ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اس کے بعد سورہ منافقون شروع ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ! منافقوں سے

ہوشیار رہیں ۔ ان کے ظاہر و باطن میں فرق ہے اور یہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے ہیں حالانکہ یہ ایمان سے خالی ہیں اس لیے قابلِ اعتماد نہیں ہیں ۔ اس کے بعد سُورۂ تغابن شروع ہوتی ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ ہی نے تم سب کو پیدا فرمایا ۔ پھر تم میں کوئی کافر ہے کوئی مومن اور تمہاری عورتوں اور تمہاری اولادوں سے بھی بعض تمہارے دشمن ہیں ۔ سو ان سے بچتے رہو ۔ ہاں اگر وہ راہِ راست پر آجائیں تو انہیں معاف کر دو ۔ بیشک تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش ہیں ۔

اس کے بعد سُورۂ طلاق شروع ہوتی ہے ۔ ارشاد ہوا کہ اگر عورتوں کو طلاق دینا ہو تو ان کو پاک حالت میں طلاق دو اور عدت کی مدت کا حساب رکھو کہ دورانِ عدت میں ان کا باہر نکلنا بے حیائی ہے ۔ عدت کی مدت تین مہینے ہے اور حاملہ کی عدت کی مدت وضعِ حمل تک ہے ۔ حاملہ مطلقہ کو عدت تک خرچہ دینا ہوگا ۔ اس کے بعد سُورۂ تحریم شروع ہوتی ہے ۔ ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ ! اپنی بیویوں کی خاطر تواضع سے آپؐ اللہ کی نعمتوں کو ترک نہ کریں اور ایسا عہد کرنا قسم کے برابر ہے جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا ۔ اسی طرح پیغمبر کی بیویوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر پیغمبر کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی تو پیغمبر کی مدد کے لیے اللہ اور جبریلؑ اور نیک کردار مسلمان موجود ہیں ۔

(۲۵)

سُورۂ ملکؔ[1] میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے جو بے شمار نعمتیں انسان کو عطا کی ہیں وہ اگر ہم واپس لے لیں تو پھر کون ہے جو یہ نعمتیں اس کو واپس کرا دے اس لیے لوگو خدا ہی پر بھروسہ رکھو ۔ پھر سُورۂ قلم میں فرمایا کہ اے نبیؐ ! آپؐ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ

---

[1] انتیسویں پارے کے مضامین کا بیان ۔

اس نے آپ کو اخلاق کے بہت اعلیٰ درجے پر فائز کیا ہے۔ آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کیجیے اور یونسؑ کی طرح ہم کو غصّے میں نہ پکاریے۔ پھر سُورۂ حاقہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن کریم بہترین اور قابلِ یقین کتاب ہے۔ یہ کتاب نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی کاہن کی خود ساختہ تصنیف، مگر لوگ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔ پھر سُورۂ معارج میں ارشاد فرمایا کہ انسان بہت ہی کم ہمت پیدا ہوا ہے۔ تکلیف میں بے چین ہو جاتا ہے اور آسائش میں بخیل بن جاتا ہے۔ جو لوگ مال جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ آخرت کے عذاب سے بے پروا نہ رہیں کہ جب دوزخ کی آگ ان کی کھال کو ادھیڑ ڈالے گی۔

اس کے بعد سُورۂ نوحؑ میں ارشاد فرمایا کہ نوحؑ نے کس کس طرح اپنی قوم کو ہدایت کی لیکن بداعمال لوگوں نے نہ نصیحت حاصل کی اور نہ نوحؑ کو جھٹلانے سے باز آئے۔ بالآخر انہوں نے قوم کے حق میں بد دعا کی اور لوگوں کو ایک سخت طوفان نے آلیا۔ تب بجز ایمان والوں کے پوری قوم غرق ہو گئی۔ پھر سُورۂ جن میں جنوں کی ایک جماعت کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے قرآن مجید سُن کر کہا کہ قرآن تو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔ جنات قرآن پر ایمان لائے اور توحیدِ رب العالمین کا اقرار کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔ البتہ وہ جس پیغمبر کو چاہتا ہے غیب کی باتیں وحی فرما دیتا ہے۔ پھر سورۂ مزمل میں حضورؐ کو کملی والے کے لقب سے خطاب فرما کر ہدایت کی ہے کہ آپ نصف شب یا کم و بیش شب بیداری کیا کریں اور تلاوتِ قرآن ٹھہر ٹھہر کر کیا کریں۔ رات کی عبادت تزکیۂ نفس کا بڑا ذریعہ ہے اور یہ عبادت مقبولِ بارگاہ ہوتی ہے۔ نماز، زکوٰۃ اور خیرات جاری رکھیں۔ جو نیک عمل آگے بھیجا جائے گا وہی آخرت میں کام آئے گا۔ پھر سُورۂ مدثر میں بار دگر حضورؐ کو کملی والے کہہ کر خطاب فرمایا ہے کہ اٹھو اور تبلیغِ دین کا کام شروع کرو۔ اپنے رب کی بزرگی اور کبریائی بیان کرو۔ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے بچو۔ احسان کر کے اس کے صلے کی خواہش نہ کرو اور صبر سے کام لو۔ قرآن بے شک نصیحت کی کتاب ہے لیکن

اس سے صرف وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جنہیں اللہ ہدایت پانے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ قیامت میں ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ! جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا ہے تو آپ اس کو یاد کرنے کی کوشش میں دہرانے میں مشغول نہ ہو جایا کریں بلکہ اس کو غور سے سنا کریں۔ قرآن کو آپ کے حافظے میں محفوظ رکھنا اللہ کی ذمہ داری ہے۔ پھر سورۂ دہر میں ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو تخلیق کر کے اس کو اچھے بُرے کی تمیز سکھائی۔ اب وہ خواہ شکر گزار بندہ بنے یا ناشکرا رہے۔ کافروں کے لیے عذابِ جہنم ہے اور نیکو کاروں کے لیے بہشت کا ابدی عیش۔ نیک لوگ باوجود خود بھی حاجت مند ہونے کے بھوکوں، فقیروں اور مسکینوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں۔ بدلے اور شکریے کے لیے نہیں کرتے۔

اس کے بعد سورۂ مرسلات میں ارشاد ہوا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی۔ وہ فیصلے کا دن ہوگا۔ جھٹلانے والے لب تک نہ ہلا سکیں گے۔ پس جو چاہے وہ اللہ کا فرمانبردار بندہ بنے اور جسے بدبختی نے گھیرا ہو، وہ نادانی میں مبتلا رہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا صلہ پائے گا۔

اس نصف پارے میں گیارہ سورتیں ہیں جو سورۂ نبا سے شروع ہو کر سورۂ غاشیہ پر ختم ہوتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ منکروں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب تیار ہے۔ صُور پھونکا جائے گا تو آسمان میں راستے بن جائیں گے جن میں سے لوگوں کے ہجوم گزر کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ اعمال نامے پیش ہوں گے اور جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا۔ قیامت کے روز کی درازی کو دیکھ کر لوگ دُنیا کی زندگی کے دقیقے کو صرف

نصف تیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

ایک صبح یا شام کی مدّت خیال کریں گے۔ قیامت کی ہولناکیاں لوگوں کے دل ہلا دیں گی۔ اُس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور پچھتائے گا کیونکہ دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ اے نبیؐ! مالدار اور صاحبِ اقتدار لوگ بے پروا اور مغرور ہوتے ہیں اس لیے ان میں نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت کم ہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے مقابلے میں غریب و مسکین لوگ جلد ہدایت پا لیتے ہیں اس لیے اے نبیؐ! آپؐ ڈرنے والوں کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کریں۔ جب شورِ قیامت اُٹھے گا تو اس دن ماں باپ، بھائی بہن، بیوی اور بیٹے کوئی کسی کے کام نہیں آئیں گے۔ ہر ایک اپنی فکر میں لگا ہوگا۔ نیکوکار خوش اور بدکار روسیاہ ہوں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ قرآن فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے۔ یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ اے لوگو! پھر تم کدھر بھٹکے پھر رہے ہو۔ تمھیں سیدھی راہ اختیار کرنا چاہیے ورنہ قیامت کی ہولناکیوں سے تم نجات نہیں پا سکتے۔ تمھیں کیا معلوم کہ قیامت کی ہولناکیاں کیا ہیں: سُنو کہ اُس دن آسمان پھٹ جائے گا، قبریں اُکھیڑ دی جائیں گی، تارے جھڑ پڑیں گے اور دریا اور سمندر خشک ہو جائیں گے۔ ہر شخص کا کیا دھرا اس کے سامنے آجائے گا۔ روزِ جزا بہت سخت ہو گا۔ اس روز کوئی کسی کا بھلا نہیں کر سکے گا۔

ارشاد ہوا کہ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کے لیے سخت خرابی ہے۔ لوگو! اُس دن سے ڈرو جب قیامت میں اُٹھائے جاؤ گے اور تمھارے اعمال کا دفتر لکھا ہوا تمھارے سامنے ہوگا اور بد اعمالی کے نتیجے میں تم دوزخ میں داخل کیے جاؤ گے اور اُس دن مومن کافروں کی ہنسی اُڑائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا اور زمین چٹیل میدان ہو جائے گی اور مُردے زمین سے باہر نکال کر ڈال دیے جائیں گے۔ ہر طرف اللہ کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہوگی۔ نیک لوگوں کا حساب کتاب آسانی سے نمٹ جائے گا جبکہ بدکردار دوزخ میں داخل ہوں گے۔ وہ دُنیا کی زندگی میں سمجھتے تھے کہ خدا کی طرف لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ جن لوگوں نے مومن

مرد اور مومن عورتوں پر ظلم کیا اور توبہ بھی نہ کی وہ دوزخ کا عذاب پائیں گے۔ قرآن کو جھٹلانے والو! قرآن ایک عظیم الشان کتاب ہے اور لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہے۔ قرآن حق و باطل سے جدا کر دینے والا ہے۔ اے باطل پرستو! تم کو تھوڑی سی مہلت ہے، بہت تھوڑی۔

ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ! اپنے ربِ جلیل کی تسبیح کرو اور یقین رکھو کہ ہم تمہیں اس قرآن پڑھا دیں گے کہ تم اسے بھول نہ سکو گے۔ تم تبلیغِ دین میں لگے رہو۔ ہم تمہارے لیے آسانیاں بہم پہنچا دیں گے ہماری کبریائی کے منکروں سے کہدو کہ ہماری تخلیقات کی طرف کیوں نہیں دیکھتے کہ ہم نے کیسا عجیب جانور اونٹ پیدا کیا ہے۔ اور آسمان کو کتنا بلند بنایا اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑا کیا اور زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا۔ یہ سب اس لیے کہ تمہارے کام آئیں۔ سمجھ دار ہو تو نصیحت پکڑو۔ ضرور ہم تم سے حساب لیں گے۔

(۲۷)

یہ بیان تیسویں[۱] پارے کی آخری چھبیس[۲] سورتوں کی تلاوت پر مبنی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ لوگو، تم مال و دولت کے لالچ میں ایسے گرفتار ہو کہ میراث کا مال تک غصب کر لیتے ہو۔ نہ یتیم کی مدد کرتے ہو اور نہ مسکین کی۔ بیشک تمہارا پروردگار تمہاری تاک میں ہے۔ ہم نے انسان کو بُرے بھلے کی تمیز سکھائی تاکہ وہ نیکی کی راہ اختیار کر کے سعادت مندوں میں شامل ہو جائے اور جھٹلانے والے بدبختوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو جسمانی صحت کے ساتھ ایسی صحیح سمجھ بھی عطا فرمائی ہے کہ وہ بدی سے بچ سکے اور پرہیزگاری اختیار کر سکے تو جس نے ضمیر کو پاک رکھا اس نے فلاح پائی اور جو نفس پروری میں لگا رہا وہ خسارے میں رہا۔ ارشاد ہوا کہ خیرات و صدقات اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دینا چاہئیں نہ کہ احسان کرنے اور صلہ پانے کے لیے۔ بے لوث دستگیری کی توفیق اللہ دیتا ہے اور بخل اور بے پروا

---

[۱] نصف آخر تیسویں پارے کے مضامین کا بیان۔

لوگوں کے لیے آخرت کا عذاب ہے۔ اے نبیؐ! ہم عنقریب آپؐ کو ایسی نعمت عطا فرمائیں گے کہ آپؐ خوش ہو جائیں گے۔ اگر عطائے نعمت میں دیر ہے تو اس سے آپؐ اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم نے آپؐ کو بھلا دیا ہے۔ کیا ہم نے ہر کمزور حالت میں آپؐ کی دستگیری نہیں فرمائی۔ ہم نے آپؐ کو روشن ضمیری عطا فرمائی، آپ کی پریشانیاں دور کیں اور آپ کا ذکر بلند کیا۔ مشکلات کے ساتھ ہی آسانیاں بھی ہوتی ہیں۔ آپؐ گھبرائیں نہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو بہترین شکل پر پیدا کیا لیکن اپنے اعمال کے اعتبار سے وہ رفتہ رفتہ پست سے پست تر حالت کی طرف کر دیا گیا۔ لیکن نیک لوگوں کے لیے اللہ کے یہاں بڑا اجر ہے۔ اس کے بعد سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات وہ وحی ہیں جو غارِ حرا میں حضورؐ پر سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ! آپؐ اپنے رب کا نام لے کر پڑھیں جس نے کل کائنات کو پیدا کیا۔ علم عطا فرما کر انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔ لیکن دولت کا نشہ اس کو سرکش بنا دیتا ہے۔ یہ لوگ اگر اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو ہم ان کو ان کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔

ارشاد ہوا کہ قرآن شبِ قدر میں نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ ایسی برکت والی رات ہے کہ ایک ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے اور اس کی برکتیں صبح ہو جانے تک رہتی ہیں۔ اس رات میں اللہ کے فرشتے ہر کام کا حکم لے کر اترتے ہیں۔ نیکوکاروں سے اللہ خوش اور اللہ سے نیکوکار خوش۔ وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ اور وہ گروہ بدکار، تو وہ بدترین خلائق ہیں۔ روزِ حساب ہم ایسا انصاف کریں گے کہ نہ کسی کی ذرہ بھر نیکی ضائع ہو گی اور نہ کسی کی ذرہ بھر برائی چھپی رہے گی۔ دراصل انسان ناشکرا ہے اور وہ اپنی اس کمزوری سے واقف بھی ہے مگر مال کی محبت اسے بے پروا رکھتی ہے۔ لوگو قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرو۔ تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ کیا عذاب ہو گی۔ دولت کی ہوس نے تم کو اللہ سے غافل کر دیا ہے۔ قیامت میں تم سے ضرور اس کی باز پرس ہو گی اور تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے بجز نیک

لوگوں سے انسان عام طور پر خسارے میں رہتا ہے۔

ارشاد ہوا کہ چغل خور اور بخیل دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کافر بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تو اللہ نے اپنے پرندوں کے ذریعے ان پر کنکریاں برسائیں، اس کے تمام لاؤ لشکر کو تباہ و برباد کر دیا۔ اے اہلِ قریش! جبکہ ہم نے تمہارے تجارتی راستے پُرامن بنا دیے تو تمھیں شکر گزار ہو کر ہمارا فرمانبردار بن جانا چاہیے۔ ارشاد ہوا کہ یتیموں اور مسکینوں کو جھڑکنے والے ریاکار بخیل بد بخت ہیں کیونکہ وہ نماز کی غرض و غایت سے غافل رہتے ہیں۔ اے محمدؐ! آپ دشمنوں کے طعنہ کا اثر نہ لیں۔ دشمن خود ہی بے اولاد رہ کر گمنام ہو جائیں گے۔ آپ نماز ادا کریں اور قربانی دیں۔ حوضِ کوثر آپ کے لیے ہمارا عطیہ ہے۔ اس کے بعد سورۂ کافرون میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کی راہیں الگ الگ متعین فرما دیں تاکہ ایک دوسرے سے بیگانہ اور متمیز رہیں۔ فتح مکہ کے بعد فروغِ دینِ اسلام کا ذکر فرما کر حمدِ ربِّ جلیل کی تلقین فرمائی ہے اور ابولہب اور اس کی بیوی پر اللہ نے لعنت فرمائی کہ یہ دونوں حضورؐ کو بہت ستاتے تھے۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص میں ارشاد ہوا کہ اعلان کر دو کہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

پھر سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں حاسدوں کے حسد اور شر پسندوں کے شر، جادو اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے اللہ نے دعا سکھائی کہ تم اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو تاکہ محفوظ رہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

ترجمہ:

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

کہو! میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے معبود کی۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔